بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم
وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَلَقَد نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْ رٍوَّ اَنتُم اَذِلَّۃ

جلد 47
شمارہ 5

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly BADR Qadian

ایڈیٹر
منیر احمد خادم
نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

Postal
Registration
No:p/GDP-23

شرح چندہ
سالانہ 150 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

29 رمضان 1418 ہجری 29 صلح 1377 ہش 29 جنوری 98ء

## اخبار احمدیہ

لندن ۲۷/ جنوری (مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بخیر و عافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

رمضان کے ان مبارک ایام میں حضور مسجد فضل لندن میں سورۃ آل عمرانؑ سے قرآن مجید کا درس ارشاد فرما رہے ہیں۔

پیارے آقا کی صحت و سلامتی درازی عمر مقاصد عالیہ میں معجزانہ کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ حضور کا ہر آن حامی و ناصر ہو۔

# ملفوظات سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام

بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں:

"خداوند کریم نے بارہا مجھے سمجھایا کہ ہنسی ہوگی اور ٹھٹھا ہوگا اور لعنتیں کریں گے اور بہت ستائیں گے لیکن آخر نصرت الٰہی تیرے شامل حال ہوگی اور خدا دشمنوں کو مغلوب اور شرمندہ کرے گا۔ چنانچہ براہین احمدیہ میں بھی بہت سا حصہ الہامات کا انہی پیش گوئیوں کو بتلا رہا ہے اور مکاشفات بھی یہی بتلا رہے ہیں ........ بار بار کے الہامات اور مکاشفات سے جو ہزارہا تک پہنچ گئے ہیں اور آفتاب کی طرح روشن ہیں خدا تعالیٰ نے میرے پر ظاہر کیا کہ میں آخر کار تجھے فتح دوں گا اور ہر ایک الزام سے تیری بریّت ظاہر کر دونگا اور تجھے غلبہ ہوگا اور تیری جماعت قیامت تک اپنے مخالفوں پر غالب رہے گی اور فرمایا کہ میں زور آور حملوں سے تیری سچائی ظاہر کروں گا"۔ (انوار الاسلام، روحانی خزائن صفحہ ۵۳-۵۴)

"قریب ہے کہ میں ایک عظیم الشان فتح پاؤں کیونکہ میری زبان کی تائید میں ایک اور زبان بول رہی ہے اور میرے ہاتھ کی تقویت کیلئے ایک اور ہاتھ چل رہا ہے جس کو دنیا نہیں دیکھتی مگر میں دیکھ رہا ہوں۔ میرے اندر ایک آسمانی روح بول رہی ہے جو میرے لفظ لفظ اور حرف حرف کو زندگی بخشتی ہے اور آسمان پر ایک جوش اور ابال پیدا ہوا ہے جس نے ایک پتلی کی طرح اس مشت خاک کو کھڑا کر دیا ہے۔ ہر یک وہ شخص جس پر توبہ کا دروازہ بند نہیں عنقریب دیکھ لے گا کہ میں اپنی طرف سے نہیں ہوں۔ کیا وہ آنکھیں بینا ہیں جو صادق کو شناخت نہیں کر سکتیں؟ کیا وہ بھی زندہ ہے جس کو اس آسمانی صدا کا احساس نہیں؟" (ازالہ اوہام، روحانی خزائن صفحہ ۴۰۳)

"خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائے گا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین میں پھیلائے گا اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کرے گا اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پیئے گی اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا اور پھولے گا یہاں تک کہ زمین پر محیط ہو جاوے گا۔ بہت سی روکیں پیدا ہونگی اور ابتلاء آئیں گے مگر خدا سب کو درمیان سے اٹھا دے گا اور اپنے وعدہ کو پورا کرے گا۔ اور خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دوں گا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور ان پیش خبریوں کو اپنے صندوق میں محفوظ رکھ لو کہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا"۔

(تجلیات الٰہیہ، روحانی خزائن صفحہ ۴۰۹-۴۱۰)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

## سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پاکیزہ اور شیریں منظوم کلام

ہے شکر رب عزّ و جلّ خارج از بیاں
جس کے کلام سے ہمیں اس کا ملا نشاں

جو دور تھا خزاں کا وہ بدلا بہار سے
چلنے لگی نسیم عنایات یار سے

جتنے درخت زندہ تھے وہ سب ہوئے ہرے
پھل اس قدر پڑا کہ وہ میووں سے لد گئے

اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے
اب دیکھو آکے در پہ ہمارے وہ یار ہے

کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جدا

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

جو کچھ مری مراد تھی سب کچھ دکھا دیا
میں اِک غریب تھا مجھے بے انتہا دیا

دنیا کی نعمتوں سے کوئی بھی نہیں رہی
جو اس نے مجھ کو اپنی عنایات سے نہ دی

اِک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
میں خاک تھا اسی نے ثریا بنا دیا

میں تھا غریب و بے کس و گمنام و بے ہنر
کوئی نہ جانتا تھا کہ ہے قادیاں کدھر

لوگوں کی اس طرف کو ذرا بھی نظر نہ تھی
میرے وجود کی بھی کسی کو خبر نہ تھی

اب دیکھتے ہو کیسا رجوع جہاں ہوا
اک مرجع خواص یہی قادیاں ہوا

**ادارہ بدر کی جانب سے قارئین کو عیدالفطر کی مبارک باد**

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان: :

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
ہفت روزہ بدر قادیان اداریہ 29جنوری 1998

# پاکستان کا رمضان

## مسجدیں خون سے نہا رہی ہیں

(۲)

گزشتہ گفتگو میں ہم ۱۱ر جنوری کو لاہور میں شیعوں کے قتل عام کا ذکر کر کے بتا رہے تھے کہ گزشتہ دو سالوں سے پاکستان میں شیعہ و سنی دہشت پسندوں کے درمیان قتل و غارت کا بازار گرم ہے اور بالخصوص رمضان کے مہینے میں اس میں تیزی آجاتی ہے۔ چنانچہ اخبار نوائے وقت لاہور ۲۹/۸/۹۷ء میں شائع شدہ جمہوری پارٹی کے صدر نوابزادہ نصر اللہ خان نے دہشت گردی کی وارداتوں پر سخت تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہم اجتماعی خودکشی کی طرف بڑھ رہے ہیں۔

پیپلز پارٹی پنجاب کے صدر راؤ سکندر اقبال سپیکر پنجاب اسمبلی محمد حنیف رامے نے کہا کہ پاکستانی پنجاب قتل گاہ بن چکا ہے۔

تحریک جعفریہ کے مرکزی نائب صدر سید محمد تقی نقوی نے کہا دہشت گردی کا یہ سلسلہ پاکستان کی جڑوں پر کاری اور مہلک ضرب ہے۔

جمعیت علماء اسلام کے سینئر نائب صدر حافظ حسین نے کہا کہ ملک میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی جنگل کی آگ کی طرح پھیل رہی ہے۔

نواز شریف حکومت نے اس مصیبت سے تنگ آکر گزشتہ سال ماہ اگست میں اینٹی دہشت گردی عدالتیں قائم کی تھیں لیکن نواز سرکار کو سخت افسوس ہے کہ ان عدالتوں میں نہایت سستی سے کام ہو رہا ہے اور اس کا ماننا ہے کہ جس مقصد کے لئے یہ عدالتیں پچھلے سال قائم کی گئی تھیں وہ پورا نہیں ہوا۔

ہم اس بات سے سخت تعجب میں ہیں کہ آخر نواز شریف سرکار پاکستان کے ان فرقہ وارانہ فسادات کو دہشت گردی کیوں مان رہی ہے حالانکہ اُسے تو اسے "جہاد" سمجھنا چاہئے اگر نواز شریف سنی ہیں اور انہوں نے سنی مفتیان کے ان فتوؤں کو پڑھا ہے جو وہ شیعہ حضرات کے خلاف دیتے ہیں تو پھر ان فتوؤں کو پڑھ کر اُن پر عمل کرنے والے ہرگز دہشت گرد نہیں بلکہ "مجاہد" ہیں اور اگر پاکستان کی شیعہ وزیر بیگم عابدہ شیعہ ہیں اور انہوں نے شیعہ مفتیان کے ان فتوؤں کو جن میں وہ سنیوں کو کافر اور واجب القتل قرار دیتے ہیں پڑھا ہے تو انہیں اپنے شیعہ نوجوانوں کو جو ثواب کی نیت سے ان فتوؤں پر عمل کرتے ہوئے اپنی جانوں پر کھیل رہے ہیں خوش ہونا چاہئے بلکہ اس "جہاد" پر انہیں داد تحسین دینی چاہئے۔ ہاں پاکستان میں سوائے جماعت احمدیہ کے ان فتوؤں کو کوئی غلط نہیں کہتا بلکہ غلط کہنے کی جرأت بھی نہیں کر سکتا۔ پس اگر اینٹی دہشت گردی عدالتوں میں سست روی سے کام ہو رہا ہے یا بالکل نہیں ہو رہا تو آخر اس میں ناراض ہونے کی ضرورت کیا ہے۔ کیا پاکستان کے فاضل جج صاحبان مفتیان کرام کے فتوؤں کو نہیں جانتے انہیں اچھی طرح ان سب باتوں کا علم ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے سنی مفتیان کے نزدیک شیعہ لوگ کافر اور مرتد ہیں۔ ملاحظہ فرمایئے فتویٰ مولانا شاہ مصطفی رضا خان بحوالہ رسالہ ردّ الرفضہ صفحہ ۲۳ شائع کردہ نوری کتب خانہ بازار داتا صاحب لاہور پاکستان مطبوعہ گلزار عالم پریس بیرون بھائی گیٹ لاہور ۱۳۲۰ھ۔ لکھتے ہیں :-

"بالجملہ ان رافضیوں تبرّائیوں کے باب میں حکم یقینی اجماعی یہ ہے کہ وہ علی العموم کفار مرتدین ہیں ان کے ہاتھ کا ذبیحہ مردار ہے ان کے ساتھ مناکحت نہ صرف حرام بلکہ خالص زنا ہے۔ معاذ اللہ مرد رافضی اور عورت مسلمان ہو تو یہ سخت قہر الٰہی ہے اگر مرد سنی اور عورت ان شیعوں کی ہو جب بھی نکاح ہرگز نہیں ہو سکتا محض زنا ہوگا اور اولاد ولد الزنا ہوگی باپ کا ترکہ نہ پائے گی اگرچہ اولاد بھی سنی ہو کہ ۔۔۔۔ ولد الزنا کا باپ کوئی نہیں عورت نہ ترکہ کی مستحق ہوگی نہ مہر کی کہ زانیہ کے لئے مہر نہیں۔ رافضی اپنے کسی قریب حتی کہ باپ بیٹے ماں بیٹی کا بھی ترکہ نہیں پا سکتا سنی تو سنی کسی مسلمان بلکہ کسی کافر کے بھی یہاں تک کہ اپنے ہم مذہب رافضی کے ترکہ میں اس کا اصلاً کچھ حق نہیں ان کے مرد عورت عالم جاہل کسی سے میل جول سلام کلام سخت کبیرہ گناہ اشد حرام۔ جو اُن کے ملعون عقیدوں پر آگاہ ہو کر بھی اُن کو مسلمان جانے یا ان کے کافر ہونے میں شک کرے باجماع تمام آئمہ دین خود کافر بے دین ہے اور اس کے لئے بھی یہی سب احکام ہیں جو اُن کیلئے مذکورہ ہوئے مسلمانوں پر فرض ہے کہ اس فتویٰ کو بگوش ہوش سنیں اور اس پر عمل کر کے سچے پکے سنی بنیں"۔

اب ملاحظہ فرمایئے شیعہ علما کا فتوی شیعوں کے متعلق الصافی شرح الاصول الکافی جز سوم باب فرض الطاعۃ الائمہ صفحہ ۶۱ مطبوعہ نولکشور لکھنو میں بحوالہ حضرت امام جعفر صادق لکھا ہے۔

"جس نے ہم آئمہ کو شناخت کر لیا وہ مومن ہے اور جس نے ہمارا انکار کیا وہ کافر ہے۔

اسی طرح حضرت امام جعفر صادقؒ کے حوالہ سے شیعہ حضرات بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ اگر کسی سُنّی کے جنازہ میں شیعہ کو مجبوراً شرکت کرنی پڑے تو یہ دُعا کرے۔

"اے خدا اس کے پیٹ میں آگ بھر دے اور اس کی قبر میں آگ بھر دے اور اس پر عذاب کے سانپ اور بچھو مسلط فرما"۔ (فروع الکافی کتاب الجنائز جلد اوّل صفحہ ۱۰۰)

کتاب مسئلہ نکاح شیعہ سُنّی کا مدلل فیصلہ موسوم بہ النظر مؤلفہ سید محمد رضی الرضوی القمی ابن علامہ الحائری مطبوعہ سٹیم پریس لاہور صفحہ ۲ میں لکھا ہے کہ :

"فرقہ شیعہ کے نزدیک شیعہ عورت کا نکاح کسی غیر شیعہ اثنا عشریہ کے ہمراہ اس لئے ناجائز ہے کہ غیر اثنا عشری کو وہ مومن نہیں سمجھتے"۔

مزید لکھا ہے کہ :

"اگر ایسا نکاح ہو جائے تو وہ نکاح باطل ہے ان کی اولاد بھی شرعاً ولد الزنا ہوگی"۔

اسی طرح ان شیعہ حضرات کے نزدیک تو حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان تینوں خلفاء راشدین حضرت علی کے خلافت غصب کر کے اسلام سے نکل کر دائرہ کفر میں آگئے اور مرتد ہوئے اور مرتد کی سزا ہم اس سے قبل بیان کر آئے ہیں۔

اب جبکہ ان فتاویٰ میں ہر دو فرقے ایک دوسرے کو مرتد اور دائرہ اسلام سے خارج بتاتے ہیں اور مرتد کا مطلب سوائے واجب القتل کے اور کچھ نہیں ملاحظہ فرمایئے۔ مولانا محمد یوسف لدھیانوی دیوبندی کا درج ذیل فرمان یاد رہے کہ یہ مولانا صاحب ان دنوں پاکستانی علماء میں ہیرو سمجھے جاتے ہیں :-

"مرتد کا حکم یہ ہے کہ اس کو تین دن کی مہلت دی جائے اور اس کے شبہات دور کرنے کی مہلت دی جائے اگر وہ ان تین دنوں میں اپنے ارتداد سے توبہ کر کے پکا سچا مسلمان بن کر رہنے کا عہد کرے تو اس کی توبہ قبول کی جائے اور اسے رہا کر دیا جائے لیکن اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسلام سے بغاوت کے جرم میں اُسے قتل کر دیا جائے جمہوریہ کے نزدیک مرتد خواہ مرد ہو یا عورت دونوں کا ایک ہی حکم ہے"۔

پھر لکھتے ہیں :-

"زندیق بھی مرتد کی طرح واجب القتل ہے" (قادیانی مسائل صفحہ ۱۳ مطبوعہ دار العلوم دیوبند)

اسی طرح ان مفتیان کے نزدیک مرتد نہ صرف واجب القتل ہے بلکہ جب اسکو قتل کر دیا جائے تو بغیر کفن دفن کے کتے کی طرح اس کو گڑھے میں ڈال دیا جائے۔ الاشباہ والنظائر صفحہ ۲۹۱ مطبوعہ ادارۃ القرآن دار العلوم

(باقی صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۲-۱ پر ملاحظہ فرمائیں)

راولپنڈی (پاکستان) کی سُنّی جامع مسجد جہاں ۱۶ر جنوری کو رمضان کا تیسرا جمعہ ہتھیار بند فوجیوں کے زیر سایہ ادا کیا جا رہا ہے۔ مساجد میں اس قسم کے سیکورٹی انتظامات پاکستان کی تمام شیعہ و سنی مساجد میں کئے گئے ہیں۔ (پی۔ٹی۔آئی)

یاد رہے گوٹھ غلام نبی سندھ میں ۱۴ر اکتوبر ۹۵ء کو پولیس کی نگرانی میں احمدی مسجد کو شہید کر دیا گیا تھا۔

# خطبہ جمعہ

# جب تک آپ عبادت کا حق ادا نہ کریں
# آپ میں یہ طاقت آ ہی نہیں سکتی کہ برائیوں سے رک سکیں

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا امیر المومنین حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۷ / نومبر ۱۹۹۷ء بمطابق ۷ / نبوت ۱۳۷۶ ہجری شمسی بمقام مسجد فضل لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے۔

أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمداً عبده و رسوله۔

أما بعد فاعوذ بالله من الشيطان الرجيم۔ بسم الله الرحمٰن الرحيم ۔

الحمدلله رب العٰلمين ۔ الرحمٰن الرحيم ۔ مٰلك يوم الدين ۔ إياك نعبد و إياك نستعين ۔

اهدنا الصراط المستقيم ۔ صراط الذين أنعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولا الضالين۔

أُتْلُ مَآ أُوحِيَ اِلَيْكَ مِنَ الْكِتٰبِ وَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ . اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَذِكْرُ اللهِ اَكْبَر. وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْن. (سورة العنکبوت آیت ۴۶)

یہ آیت غالباً میں پہلے بھی نماز کے تسلسل میں پڑھ چکا ہوں اور اس کے بعض مضامین آپ کے سامنے کھول کر پیش کئے تھے۔ آج بھی نماز ہی کے تسلسل میں ایک خطبہ ہوگا جس کا بنیادی نکتہ سورہ فاتحہ ہے۔ سورہ فاتحہ کو خدا تعالیٰ نے دو حصوں میں تقسیم فرمادیا ہے۔ پہلا حصہ اللہ تعالیٰ کی صفات حسنہ سے تعلق رکھنے والا حصہ ہے۔ وہ صفات جو کائنات پر جلوہ گر ہوتی ہیں اور انسان پر جلوہ گر ہوتی ہیں وہ چار بنیادی صفات بیان فرمائی گئی ہیں رب العالمین، الرحمن، الرّحیم اور مالکِ یوم الدّین، ان تمام صفات کو انسان سے باندھنے کا ذریعہ کیا ہے۔ یعنی ان صفات پر جتنا غور کریں اتنا ہی زیادہ ان میں دلچسپی ہوتی چلی جاتی ہے اور انسان کا بہت دل چاہتا ہے کہ اس نے غور سے ان صفات کو سنا ہو یا نماز میں سنا ہو یا ویسے غور سے پڑھا ہو تو اس کے دل میں بے انتہا خواہش پیدا ہونی چاہئے کہ میں رب سے تعلق جوڑوں، رحمن سے تعلق جوڑوں، رحیم سے بھی جوڑوں اور مالک یوم الدین سے بھی جوڑوں۔ یہ اس کی تعلق کی خواہش کوئی نیکی پر مبنی نہیں ہوتی کیونکہ یہ ایک ایسی خواہش ہے جو طبعی طور پر ہر انسان میں پائی جاتی ہے اور تمام دنیا میں تعلقات کے روابط انہی چار صفات سے قائم ہوتے ہیں۔

جو بھی کسی کا رازق ہو، خواہ وہ کمپنی کا مالک ہو یا حکومت کا کوئی بڑا افسر ہو وہ رزق کا ذریعہ بن جاتا ہے اور ان معنوں میں وہ رب بنتا ہے اگرچہ رب العالمین نہیں۔ یعنی اس کے اندر یہ طاقت ہی نہیں ہوتی کہ بدلتے ہوئے اقتصادی حالات پر بھی کنٹرول کر سکے۔ اس لئے ایسے رب جو خاص محدود دائرے سے تعلق رکھنے والے رب ہوں، جب حکومتیں بدلتی ہیں، اقتصادیات میں غیر معمولی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور بحران پیدا ہو جاتے ہیں تو وہ رب بے چارے اسی بحران میں ہی بہہ جایا کرتے ہیں کچھ بھی ان کا باقی نہیں رہتا۔ لیکن جب تک ان کے ساتھ کسی کی ربوبیت وابستہ ہے، یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ ہمیشہ کی ضمانت دینے والے لوگ نہیں ہیں، عارضی طور پر ان کے ساتھ ربوبیت وابستہ ہے، دیکھو کیسا کیسا ان کی خوشامدیں کی جاتی ہیں کس طرح لوگ ان کے سامنے سر جھکاتے ہیں، انہی کو مائی باپ بناتے ہیں، سب کچھ انسان کے وہی کچھ ہو جاتے ہیں۔ تو ربوبیت سے تعلق جوڑنا کوئی نیکی نہیں ہے یہ ایک فطرت کی مجبوری ہے اس کے بغیر کسی کا گزارہ چل ہی نہیں سکتا۔ تو رب العالمین کا نام سن کر اگر آپ اس پر غور کریں گے تو یہ بات یاد رکھیں کہ رب سے تعلق جوڑنا رب پر کوئی احسان نہیں ہے، قطعاً کوئی احسان نہیں ہے۔ ربّ آپ سے تعلق جوڑ لے اور آپ کی محبت کا جواب دے تو یہ اس کا احسان ہے، آپ کا احسان نہیں۔ اس حقیقت کو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کیونکہ اکثر نماز پر اعتراض کرنے والے اس حقیقت سے بے خبری کے نتیجے میں اعتراض کرتے ہیں۔

دوسرا الرحمٰن ہے۔ کوئی شخص اپنے مزاج کے لحاظ سے بہترین رحمانیت کے نمونے دکھانے والا ہو یعنی ہر شخص سے بہت ہی محبت سے پیش آئے، اس کی ضرورتوں کو پورا کرنے والا، خواہ وہ اس کو مانگے یا نہ مانگے، اس کی سوچ سے بھی پہلے یہ اندازہ لگائے کہ اس کو کسی چیز کی ضرورت پیش آسکتی ہے۔ کون پاگل ہے جو ایسے شخص سے تعلق نہیں جوڑے گا اور اس سے تعلق قائم کر کے یہ سمجھے گا کہ گویا میں نے اس پر احسان کیا ہے۔ واقعۃً پاگل ہوگا جو یہ خیال کرے گا کیونکہ رحمٰن سے تعلق جوڑنا ایک فطری تقاضا ہے۔ ناممکن ہے کہ دل رحمٰن کی طرف لپکے نہیں اور کسی رحمٰن کی طرف دوڑتے ہوئے اس کے حضور اپنا سر نہ جھکا دے۔ لیکن دنیا کے رحمٰن کس حد تک رحمٰن ہوتے ہیں، بالکل معمولی رحمٰن اور ان کی رحمانیت کا اعتبار بھی کوئی نہیں کیونکہ حالات بدل جائیں تو وہ بھی ساتھ ہی بدل جاتے ہیں۔ اور رحمٰن وہ نہیں ہیں جن کا ساری کائنات سے تعلق ہے۔ کائنات کا تعلق اس رحمٰن سے ہے جو اللہ تعالیٰ ہے۔ پس اس کی رحمانیت کائنات میں ہونے والے واقعات سے منفی طور پر متاثر ہو سکتی ہے۔ رحمٰن تو ہیں ماں بھی رحمٰن ہوتی ہے، خصوصیت کے ساتھ رحمی تعلقات کے لئے رحمانیت کا لفظ بولا جاسکتا ہے۔ اگر ایک قومی آفت آپڑے تو اس کی رحمانیت کیا کام کرے گی۔ اس کی آنکھوں کے سامنے بچے آگ میں جل جائیں گے وہ کچھ نہیں کر سکے گی۔ بعض گھروں میں آگ لگ جاتی ہے بچے اندر پھنس جاتے ہیں باہر مائیں چیختی چلاتی رہ جاتی ہیں لیکن ان کی رحمانیت کا کوئی اثر بھی آگ کو پار کر کے بچوں کو بچانے کا موجب نہیں ہو سکتا۔ یہ ایک بہت ہی معمولی ادنیٰ سی مثال ہے مگر رحمانیت یعنی اللہ کی رحمانیت پر آپ جتنا بھی غور کریں گے آپ کو دنیا کی رحمانیت کے نظارے بالکل ایک معمولی حقیر سے واقعات دکھائی دیں گے جن کے اندر ہمیشہ آپ کا ساتھ دینے اور آپ کو سنبھالنے اور کائنات کے اثرات سے آپ کو بچانے اور کائنات کے فوائد سے آپ کو متمتع کرنے کی صلاحیت ہی نہیں ہے۔

تو جب آپ رب العالمین کے بعد رحمٰن کا نام سنتے ہیں تو اس سے جو تعلق پیدا ہوتا ہے وہ آپ کی اپنی ضرورت ہے۔ اس کے لئے جو دل اچھلتا ہے تو ایسا ہے جیسے بچہ دودھ کے لئے بے تاب ہو کر اس کا دل ماں کے لئے اچھلتا ہے اور ماں کا دل جواباً اس کے لئے اچھلتا ہے۔ لیکن خدا تعالیٰ کے ساتھ آپ جو تعلق قائم کرنا چاہتے ہیں اگر آپ رحمانیت پر غور کریں تو یہ ایک ایسا بے اختیار تعلق ہے جس کے بغیر آپ کا گزارہ ہو ہی نہیں سکتا۔ دنیا کے رحمانوں کے ساتھ تو آپ دوڑ دوڑ کے تعلق قائم کریں جو عارضی اور حقیقت میں بے معنی ہیں لیکن رحمٰن وہ خدا جس نے کائنات کو پیدا کیا ہے، جس نے قرآن کو پیدا کیا ہے اس کے لئے دل میں تعلق کی خواہش پیدا نہ ہو تو یہ بیوقوفی ہے یا بے وقوفی بھی نہیں پاگل پن ہے۔ کوئی معقول آدمی یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ وہ رحمانیت کے جلوے دیکھے اور اس کا دل اس کی طرف نہ لپکے۔

اس کے بعد رحیم ہے۔ اب رحیم پر غور کریں وہ ذات جو اپنے رحم کو بار بار لے کر آتی ہے کبھی بھی اس کا رحم ہمیشہ کے لئے پیٹھ نہیں دکھاتا۔ وہ ہمیشہ بار بار ایک دفعہ ظاہر ہو جانے کے بعد پھر آتا، پھر آتا ہے، پھر آتا ہے اور انسان جانتا ہے کہ اس کے لئے ایسے مواقع کا بار بار پیدا ہونا ضروری ہے جن سے وہ استفادہ کر سکے۔ اگر پہلے کبھی استفادہ نہ بھی کیا ہو تو پھر اگلے سال وہی موسم دوبارہ آجائیں ، وہی رحمانیت کے جلوے دوبارہ نظر آئیں اور ایک انسان جس نے اپنی عمر پہلے ضائع کر دی ہو وہ کبھی تو رحمانیت کے بار بار آنے والے جلووں سے فائدہ اٹھا سکے، یہ رحیمیت کا مضمون ہے۔ اب بتائیں کون ہے جو تعلق جوڑے رحیمیت سے اور سمجھے کہ بڑا میں نے احسان کیا ہے اور یا تعلق ہی نہ جوڑے۔ دونوں صورتیں پاگل پن کا نشان ہے۔ دونوں صورتوں میں نیکی کا کوئی سوال ہی نہیں، احسان کا کوئی سوال نہیں۔ یعنی تعلق جوڑنے والے کی طرف سے جس کے ساتھ تعلق جوڑا جا رہا ہے اس پر ایک ذرہ بھی احسان نہیں، نہ یہ نیکی ہے کہ آپ اس سے تعلق باندھیں۔

پھر آپ اس کو کہتے ہیں مالك یوم الدین۔ ہر کوشش، ہر محنت، ہر چیز کا آخری نتیجہ اس کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اب کون پاگل ہے جو اس سے منہ موڑ لے گا۔ اب تک یہ جو گفتگو میں کر رہا ہوں اس میں ایک گہری منطقی دلیل موجود ہے کہ آپ جب رب العالمین، رحمن، رحیم یا مالك سے تعلق جوڑنے کی خواہش پیدا کرتے ہیں تو اس میں ایک ذرہ بھی اس پر احسان نہیں، تمام تر احسان آپ پر ہے۔

اب یہ جو چار صفات ہیں ان کا بندوں سے تعلق کیسے جوڑا جاتا ہے۔ نماز میں اچانک بے اختیار آپ کہہ اٹھتے ہیں، ایاك نعبد۔ اے وہ ذات جو رب ہے، جو رحمن ہے، جو رحیم ہے، جو مالك ہے، تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں۔ اب بتائیں وہ پاگل جو کہتے ہیں کہ عبادت کیوں کرتے ہو، کیا ضرورت ہے خدا کو تمہاری عبادت کروانے کی، کیا ان کا جواب ان باتوں میں نہیں ہے۔ کیا آپ کے عبادت کرنے کے نتیجہ میں ایک ذرہ بھی احسان ہو گا رب، رحمٰن، رحیم اور مالک یوم الدین پر۔ عبادت تو ان صفات کا ایک لازمی نتیجہ ہے جو آپ کو فائدہ پہنچانے کے لئے، آپ پر احسان کرنے کے لئے پیدا ہو سکتا ہے اگر آپ اس کی عبادت کریں۔ پس سب سے پہلے تو سارے دہریہ یا دوسرے مذاہب کے لوگ جو یہ سوال اٹھاتے رہتے ہیں کہ ہم عبادت کیوں کریں، اللہ کو کیا ضرورت ہے ہماری چاپلوسی کی اس کے سامنے کیوں سر جھکائیں، یہ اللہ کی انانیت ہے جس کے نتیجے میں وہ چاہتا ہے کہ ہم اس کی عبادت کریں۔ ان سب کا جواب اس میں آگیا ہے۔ دنیا میں تو تم چھوٹے چھوٹے معبودوں کی عبادت کرتے پھرتے ہو، تمہارا تو شیوہ ہی عبادت ہے۔ انسان تو عبادت کے بغیر رہ ہی نہیں سکتا۔ یا وہ جھوٹے معبودوں کی جھوٹی عبادت کرے گا یا اس کے لئے یہ امکان ہے کہ ایک سچے معبود کی سچی عبادت کرے۔ کوئی ایک انسان آپ دنیا میں دکھائیں جو عبادت پر مجبور نہ ہو۔ عبادت کا ایک معنی ہے غلامی۔ کسی اعلیٰ ہستی سے نیچے ہونا اور اس کے سامنے سر جھکانا تا کہ اس سر جھکانے سے اس کو کوئی فائدہ مل جائے۔ ساری دنیا میں تلاش کریں ایک بھی آپ کو ایسا انسان نہیں ملے گا جو عبادت نہ کرتا ہو سوائے پاگلوں کے۔ پاگل بیچارے مجبور ہیں ان کو پتہ ہی نہیں کہ عبادت ہوتی کیا ہے۔ نقصان اٹھاتے پھرتے ہیں پھر بھی عبادت نہیں کرتے۔ عبادت کرنے والے انسان ضرور کسی نہ کسی معبود کو اپنا رزاق سمجھتے ہیں، اپنی طاقت کا منبع سمجھتے ہیں، اپنے اموال کی حفاظت کا ذریعہ سمجھتے ہیں، اپنے اوپر رحم کرنے کے لئے ان کا وجود ضروری سمجھتے ہیں۔ کیونکہ بارہا انسان رحم کا محتاج ہوتا ہے اور پھر مالک یوم الدین سمجھنا تو بہت بڑی بات ہے۔ مالک یوم الدین کسی کو نہ بھی سمجھیں چھوٹا سا مالک بھی ہو تو اس کی عبادت کریں گے کیونکہ ملکیت سے آپ کو حصہ نہیں ملے گا اگر آپ اس کو مالک یقین نہیں کریں گے اور اگر مالک سے تعلق نہیں رکھیں گے تو اس کی ملکیت سے کیسے تعلق ہو گا۔ اسی کے اندر بادشاہت آجاتی ہے، اسی کے اندر تمام دنیا کی سیاسی طاقتیں آجاتی ہیں جن کے اندر ملوکیت کی کچھ شان پائی جاتی ہے وہ حکومتوں کی طرف سے ان ملکوں کے مالک بنائے جاتے ہیں جو خود انہوں نے پیدا نہیں کئے وہ پہلے سے ہی وجود میں آچکے ہیں، ایک نظام جاری ہو چکا ہے لیکن عارضی سی ملکیت ان کو ملکوں پر نصیب ہوتی ہے اور وہ مالک بن بیٹھتے ہیں۔ جب وہ واقعۃً مالک بن بیٹھیں تو ان کو ڈکٹیٹر کہا جاتا ہے اور ڈکٹیٹر بھی آج آئے اور کل چلے گئے اور زندگی بھر رہیں بھی تو بالآخر انہوں نے رخصت ہونا ہے، ان کی ملکیت کا پول کھل جاتا ہے کہ وہ حقیقت میں مالک نہیں تھے۔ تو اب بتائیے کہ نماز پڑھنے کی حکمت سورہ فاتحہ ہی سے واضح ہوئی کہ نہیں ہوئی۔

سورہ فاتحہ نے آغاز ہی سے بتادیا کہ تم مجبور ہو عبادت پر۔ اگر نہیں کرو گے تو تمہارا نقصان ہو گا۔ اور رب العالمین، رحمٰن، رحیم، مالک کی عبادت چھوڑ کر جب کسی اور کی عبادت کرو گے تو اس کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اول تو تمہارے فائدے محدود ہو نگے اور دوسرے جتنا فائدہ بھی اٹھاؤ گے اس کے باقی رہنے کی کوئی ضمانت نہیں ہے۔ اس پر کیا بے اختیار انسانی روح سے آواز اٹھتی ہے کہ نہیں 'اِیَّاكَ نعبُدُ'۔ اے وہ ذات جو ان تمام صفات کی حامل ہے ہم اپنی خاطر، نہ کہ تیری خاطر، تیری عبادت پہ مجبور ہو گئے ہیں۔ اور اس بات پر مجبور ہو گئے ہیں کہ تیرے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں۔ 'اِیَّا كَ نعبُدُ' لیکن یہ کام بڑا مشکل ہے۔ یہ وعدہ کرتے ہی انسان سمجھتا ہے کہ عبادت کا دعویٰ کرنا کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ عبادت اپنے فائدے کے لئے کی جاتی ہے۔ اس میں تو کوئی شک نہیں لیکن دنیا کے معبودوں کو انسان دھوکہ دے سکتا ہے کہ ہمیں تم سے تعلق ہے لیکن ربّ العالمین کو، رحمن رحیم، مالك یوم الدین کو کیسے دھوکہ دو گے۔ وہ تو دلوں کی پاتال تک نظر رکھتا ہے۔ جب اس کے حضور یہ دعویٰ کرو گے کہ 'اِیَّا كَ نعبُدُ' تو ظاہر بات ہے کہ باقی معبودوں کی نفی اس عبادت کے اثبات میں شامل ہے۔ صرف تیری عبادت کرتے ہیں، غیروں کی نہیں کرتے۔ یہ کہنے کے بعد پھر انسان دنیا میں منتقل ہوتا ہے تو سارے جھوٹے معبود اس کے سامنے اٹھ کھڑے


***We offer professional service in buying, selling of properties for all your real Estate requirement in Bangalore and Karnataka***

Contact:-

**CHOICE REAL ESTATE**

327 Tipu Sultan palace Road

Fort Banglore 560002 ☎ 6707555


ہوتے ہیں۔ اور اگر انسان واقعۃً اپنے بیدار شعور کے ساتھ اپنا جائزہ لے تو یہ دیکھ کر حیران رہ جاتا ہے کہ ان کہ نماز کے لئے نکلا اور غیروں کی عبادت شروع ہو گئی۔

اس مضمون میں آپ کو یہ خوب یاد رکھنا چاہئے کہ غیروں سے مدد لینا غیروں کی عبادت نہیں ہے اگر وہ مدد حقیقی معبود کے منشاء کے خلاف نہ ہو۔ یہ سہولت اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمادی ہے یعنی آپ کہہ سکتے ہیں 'اِیَّاكَ نعبُدُ' صرف تیری عبادت کریں گے اور واپس جا کر اپنے مالک کو بھی یعنی رزق ۔ کے ذریعے کو جو رزق کا ذریعہ خدا نے بنا رکھا ہے کسی فرم کا مالک ہے اس کو خوش کرنے کے لئے اچھا کام کرتے ہیں دل کی سچی نیت کے ساتھ اس کے کام کو جیسا کہ اس کا حق ہے ادا کرتے ہیں تو یہ اس کی عبادت نہیں ہے۔ لیکن اگر خدا کہے کہ یہ کام چھوڑ دو اس رزق میں تمہارے لئے میرا منشاء شامل نہیں ہے اس وقت اگر آپ اس کو کرتے چلے جائیں تو یہ اس کی عبادت ہے۔ 'اِیَّاكَ نعبُدُ' کا مضمون وہیں ختم ہو جاتا ہے۔

اسی لئے جو Asylum Seekers ہیں ان کو میں ہمیشہ کہتا رہا ہوں کہ خدا کے لئے غیر اللہ کی عبادت نہ کرو۔ کوشش کرو کہ کوئی ملک تمہیں پناہ دے دے لیکن جب جھوٹ کے ذریعے پناہ مانگو گے تو تم نے غیر اللہ کی عبادت کی ہے۔ اور اگر تمہیں پناہ نہیں ملتی تو رونے پیٹنے کا کیا مطلب ہے۔ کیا یہی معبود تھا جس پر تمہاری بناء تھی، کیا اللہ رزاق نہیں ہے، کیا وہ تمام زمینوں کا مالک نہیں ہے؟ جہاں بھی جاؤ گے اگر اس سے تعلق قائم ہے تو ذرہ بھی خوف نہیں ہونا چاہئے کہ ہمارا کیا بنے گا۔ اس لئے عبادت کا مضمون دنیا کی زندگی میں پڑ کر ان کے تعلقات میں جگہ جگہ پہچانا جاتا ہے اور ہر انسان معلوم کر سکتا ہے کہ میں کس کی عبادت کر رہا ہوں۔ کیا میرا اِیَّاكَ نعبُدُ کا وعدہ سچا تھا یا غلط تھا۔

چونکہ یہ بہت وسیع مضمون ہے۔ ایک دفعہ میں نے تفصیل سے اس کے بعض مواقع آپ کے سامنے رکھے تھے جن مواقع میں سے گزرتے ہوئے اگر آپ آنکھیں کھولے ہوئے ہوں تو آپ کو اپنی عبادت کی حقیقت معلوم ہو سکتی تھی لیکن میں اسی مضمون کو دوبارہ دہرانا نہیں چاہتا۔ میں صرف آپ کے سامنے یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ 'اِیَّاكَ نعبُدُ' کا مضمون اگر آپ نے غور کیا ہو تو بڑا مشکل دکھائی دے گا اور معاًدل سے یہ آواز اٹھے گی 'اِیَّاكَ نَستَعِین' تیری ہی مدد چاہتے ہیں۔

اب دیکھیں کتنا عجیب مضمون ہے۔ ایک طرف تو ربّ، رحمٰن، رحیم، مالک کی صفات آپ کو مجبور کر رہی ہیں کہ اپنے فائدے کے لئے اس کی طرف دوڑیں اور دوسری طرف آپ اپنے فائدے کے لئے دوسروں کی طرف بھی دوڑے پھرتے ہیں اور اس کی رضا کے تقاضوں کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ کیوں ہوتا ہے اس لئے کہ وقتی ضرورت ہمیشہ دور کے فائدے پر غالب آجایا کرتی ہے۔ جو نزدیک کا فائدہ ہے وہ دور کے فائدے پر غالب آجایا کرتا ہے اور آپ کو خدا کا فائدہ دور کا فائدہ دکھائی دیتا ہے۔ آپ سمجھتے ہیں کہ وقتی طور پر تو یہ مسئلہ حل ہونے دو جب ہمیں پناہ مل جائے گی پھر نیکی کر لیں گے، اللہ کو خوش کر لیں گے۔ یہ نزدیک کا فائدہ دور کے دائمی فائدے کو نظروں سے اوجھل کر دیا کرتا ہے۔ اس کا علاج یہ ہے کہ دور کو اپنے نزدیک کریں۔ 'اِیَّاكَ نَستَعِین' کا مضمون سر دست میں چھوڑتا ہوں۔ میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دور کا فائدہ اگر نزدیک ہو جائے تو وہ فائدہ جس نے عارضی طور پر دور کے فائدے کو نظر انداز کرنے پر آپ کو مجبور کر دیا تھا وہ آپ پر کوئی بھی منفی اثر نہیں ڈال سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ بہت دور ہے اتنا دور کہ آپ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے اور بہت قریب ہے اتنا قریب کہ آپ کی شہ رگ سے بھی آپ سے زیادہ قریب ہے۔ اگر وہ شہ رگ میں آکے بیٹھ رہے اور آپ جانتے ہوں کہ وہ وہاں بیٹھا ہوا ہے تو پھر کوئی نزدیک کا فائدہ اس سے تعلق کی راہ میں حائل نہیں ہو سکتا، ناممکن ہے۔ ایک ظاہری عقلی تقاضا ہے، ہو ہی نہیں سکتا کہ اس کے برعکس کچھ ہو۔

پس خدا تعالیٰ کی صفات پر غور کرنا اور ذکر الٰہی پر زور دینا یہ اس بظاہر دور کے خدا کو آپ کے قریب تر کرتا چلا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ساری زندگی ہر نماز میں خواہ وہ فرض ہو یا نفل ہو یا جو بھی حیثیت رکھتی ہو 'الحمد لله' سے گزرے بغیر آپ کی نماز نہیں ہو سکتی اور انسان یہ سمجھتا ہے کہ ایک ہی چیز کو بار بار دہراؤں۔ حالانکہ نہیں جانتا کہ بار بار دہرانے کے باوجود بھی وہ نہیں سمجھ سکا۔ ساری عمر رب العالمین، رحمن، رحیم، مالك یوم الدین کا ورد کرتا رہا لیکن ایک کوڑی بھی اس کے دل پر اثر نہ پڑا۔ اور نہ وہ اس رب اور رحمٰن کو اپنے قریب کر سکا۔

**پس نماز وہ ہے جو صفات الٰہی پر غور کے نتیجے میں صفات الٰہی کو انسان کے اتنا قریب دکھانے لگتی ہے کہ نماز کی برکت سے آپ خدا تعالیٰ کی طرف حرکت کرنے لگتے ہیں۔** یوں کہا جا سکتا ہے کہ نماز کے ذریعے اللہ آپ کے قریب آنا شروع ہو جاتا ہے۔ اور یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ نماز کے ذریعے گویا آپ کو ایک سواری میسر آگئی ہے اس میں بیٹھ کر آپ خدا کی طرف بڑھنے

لگتے ہیں۔ اور مزید غور کریں تو دونوں باتیں بیک وقت سچی ہو نگی کیونکہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص خدا کے قریب ایک بالشت بھر بڑھے گا خدا اس کی طرف گزوں آئے گا۔ چل کے جائے گا تو اللہ دوڑتا ہوا اس کی طرف آئے گا۔ پس بیک وقت فاصلے مٹنے لگتے ہیں۔ ایک انسان آگے بڑھ رہا ہے تو وہ جس کی طرف بڑھ رہا ہے وہ اس کی طرف اور آگے بڑھ رہا ہے۔ یہ اس لئے لازم ہے کہ انسان اپنا سفر خدا کی طرف اپنی طاقت سے پوری طرح طے کر ہی نہیں سکتا۔ جب تک وہ بعید ہستی جس کے بعید ہونے کی کوئی انتا بھی نہیں، وہ اپنی مخلوقات سے اتنی دور ہے کہ مخلوق کا اس کی کسی صفت میں بھی حقیقتاً کوئی حصہ نہیں ہے یعنی شراکت کا کوئی حصہ نہیں۔ حصہ تو ملتا ہے ورنہ مخلوق بن ہی نہیں سکتی۔ ہر خالق اپنی مخلوق میں ایک حصہ ڈالتا ہے لیکن اس کی مخلوق خالقیت کی صفات میں حصہ دار نہیں ہوتی بلکہ اس کا ایک عکس سا اس پر پڑتا ہے۔ وہ حرکتیں تو کرتا ہے ایسی جیسی خالق نے کی ہوں لیکن اپنے آپ کو یا اپنے جیسی چیز کو بنا نہیں سکتا تو وہ خالق کی صفات میں حصہ دار کیسے ہو گیا۔ کوئی انسان، انسان کو خود نہیں بنا سکتا مگر انہی صفات سے استفادہ کرتے ہوئے جو خدا نے انسان کو آگے انسان کی شکلیں بنانے کے لئے عطا فرمائی ہوئی ہیں۔ پس خالق تو وہی ہے جس نے بنیادی طور پر انسان کی تصویریں اور آگے بڑھانے کی صفات انسان کی تخلیق میں رکھ دی ہیں۔ خالق وہی رہیگا۔ یہی وجہ ہے کہ آج کل جو مضمون چل رہا ہے کہ کس طرح ایک ذرے کو لے کر انسانی گوشت کا ایک ذرہ لے کر اس کو خاص سائنسی انداز میں تربیت دیں، ایک حصے سے گزار کر دوسرے میں داخل کریں، ایک جانور کے رحم سے نکالیں دوسرے میں داخل کر دیں تو بالآخر کلوننگ ہو جائے گی۔ یعنی ممکن ہے کہ ایک بھیڑ بالکل اس بھیڑ کے مشابہ ہر چیز میں پیدا ہو جائے جس بھیڑ سے اس سفر کا آغاز شروع ہوا تھا جس کے جسم کا ایک ذرہ لیا گیا تھا۔ اور عامۃ الناس میں لوگ سمجھتے ہیں کہ دیکھو انسان خالق ہو گیا، کہاں گئے دعوے کہ خدا کے سوا کوئی خالق نہیں۔ لیکن یہ جھوٹے خالق ہیں۔ یہ جب تک خالق کے پیدا کردہ ذرات کو چرائیں نہیں اور خالق ہی کی پیدا کردہ زندگی کی مشینوں سے استفادہ نہ کریں یہ کچھ کلوننگ نہیں کر سکتے۔ وہ کلوننگ کا ذرہ ہی نہیں بنا سکتے جس سے سفر کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ ناممکن ہے۔ آپ یہ خیال کر سکتے ہیں کہ شاید اگلے زمانوں میں ممکن ہو جائے تو ایسے لوگوں کو میں بتاتا ہوں کہ وہ زندگی کا ابتدائی ذرہ اتنی ناممکن چیز ہے کہ اس کو بنانا تو درکنار آج تک سائنس دان اس کو سمجھنے میں ہی ناکام رہے۔ ہر کوشش کے بعد بالآخر یہ نتیجہ نکالنا پڑتا ہے کہ اگر یہ ذرہ یعنی جو پہلی زندگی کی اینٹ بنی ہے اتفاقات کی پیداوار ہو تو ان اتفاقات کے لئے ایک لامتناہی زمانہ چاہئے، اتنا لمبا زمانہ کہ عام انسان جو حساب نہ جانتا ہو اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا۔ اتنا لمبا زمانہ کہ ہماری ساری کائنات کا ایک ارب سال کا جو زندگی کا سفر ہے وہ اس کے مقابل پر ایسا ہی ہو گا جیسے کروڑوں میل کے مقابل پر کہیں ایک نقطہ ڈال دیا جائے۔ اس نقطے کو کروڑوں میل سے جو نسبت ہے اتنا فاصلہ چاہئے زمانی لحاظ سے کہ اتفاقات کے نتیجے میں شاید یہ ذرہ پیدا ہو جائے۔ اس کی باریکیاں لاانتہاء ہیں اور انسان ان کو سمجھنے کی قدرت نہیں رکھتا۔ پس وہ ذرہ سمجھ ہی نہیں سکتا اس نے بنانا کیا ہے۔ وہ ذرے چراتا ہے، اللہ کی تخلیق سے ان ذروں کو چراتا ہے اور اللہ ہی کی تخلیق کے دوسرے مظاہر میں ان کو داخل کر کے ان سے استفادہ کرتا ہے تو خالق تو نہیں ہے مگر خالق کا نقش اس پر موجود ہے۔ یہ میں آپ کو سمجھا رہا ہوں۔ خالق کا نقش نہ ہو تو تصویر بن ہی نہیں سکتی۔ ہر تصویر کا ایک خالق ہے جس پر اس تصویر بنانے والے کے دماغ، اس کے خیالات، اس کے مقاصد جو اپنی زندگی میں رکھتا ہے ان کا نقش ہو سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ نے زندگی کی ایسی تصویریں بنا دی ہیں جن میں وہ منعکس تو ہے مگر اس جیسا نہیں ہو سکتا، ناممکن ہے۔ پس ایسے خدا کی طرف جب ہم عبادت کے لئے آگے قدم بڑھائیں گے تو اس تک پہنچ ہی نہیں سکتے "لَا تُدرِكُهُ الأَبصارُ وَ هُوَ يُدرِكُ الأَبصار" آنکھوں میں طاقت ہی نہیں ہے کہ اس کو پا سکیں۔ ہاں ایک صورت ہے "هُوَ يُدرِكُ الأَبصار" وہ نگاہوں تک، بصارت تک پہنچتا ہے۔

اس کی تفاصیل بھی میں غالباً پہلے بیان کر چکا ہوں کہ کیسے یہ واقعہ ہوتا ہے۔ لیکن یہاں صرف اتنا کہنا کافی ہے کہ اِيَّاكَ نَستَعِين اس لئے ضروری ہے اور اِيَّاكَ نَستَعِين کا جواب یہ ہے کہ خدا چلتے ہوئے کی طرف دوڑ کر آتا ہے۔ اگر یہ فاصلے دونوں طرف سے کم نہ ہوں تو ہمیشہ ناممکن فاصلے بنے رہیں گے۔ حقیقت میں خدا تعالیٰ جب بندے پر جلوہ گر ہوتا ہے تو وہ اس پہ ایک نزول ہے گویا عرش پر اس نے نزول کیا ہے اور دل عرش بن جاتا ہے جس پر وہ نازل ہوتا ہے۔ اس لئے "اِيَّاكَ نَعبُدُ" کے بعد "اِيَّاكَ نَستَعِين" کو بھلانا حد سے زیادہ بے وقوفی ہے۔

پس جب آپ عبادت کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو وہ ساری باتیں عبادت کی جو میں آپ کو سمجھاتا رہا ہوں کہ غیر اللہ کی طرف نہ جائیں، شرک کو چھوڑ دیں، جھوٹ کو ختم کر دیں، ہر قسم کی برائیوں سے نماز روکتی ہے، یہ روکے گی تب جب اس میں طاقت آئے گی روکنے کی اور جب تک آپ عبادت کا حق ادا نہ کریں آپ میں یہ طاقت آ ہی نہیں سکتی۔ پہلے نماز طاقتور ہو گی پھر آپ طاقتور ہو نگے۔ یہی وجہ ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے يُقِيمُونَ الصَّلوٰة کا مضمون بہت گہرائی کے ساتھ بار بار بیان فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں **نمازوں کو قائم کرو، ان میں جان ڈالو، نمازیں قائم ہونگی تو تمہیں قائم کریں گی۔ اگر نمازیں قائم نہ ہوں تو تمہیں بھی کچھ فائدہ نہ دیں گی۔** اس لئے عبادت جو زندگی کا مرکزی نقطہ ہے جو محض آپ پر احسان ہے آپ کی تمام ضرورتیں پوری کرنے والا ایک ذریعہ ہے اس سے غافل رہیں اور غیر اللہ کی طرف بھاگتے رہیں تو سراسر نقصان کا سودا ہے۔ آپ کی ساری زندگی بے کار چلی جائے گی اور آپ کو اپنی پیدائش کا مقصد ہی سمجھ نہیں آئے گا۔ میں نے آپ سے گزارش کی تھی کہ میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض اقتباسات آپ کے سامنے رکھوں گا۔ اس تمہید میں کچھ وقت گزر گیا کیونکہ اس کے بغیر ان اقتباسات کی بھی آپ کو سمجھ نہیں آنی تھی یعنی آپ میں سے اکثر کو وہ سمجھ نہیں آسکتی تھیں۔ جو میں نے باتیں اب بیان کی ہیں یہ پس منظر ہے جن کی روشنی میں آپ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقتباسات پر غور کریں تو آپ کی آنکھیں کھلنی شروع ہو جائیں گی۔ بہت سے اقتباسات میں سے چند جو میں نے چنے ہیں بعض آپ کے سامنے پڑھ کر سناتا ہوں۔

فرمایا "نماز خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہے۔ اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہو گی اتنا ہی زیادہ تیزی، کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہو گا"۔ یہ وہی باتیں ہیں جو میں آپ کو پہلے سمجھا چکا ہوں۔ "سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دُوری بھی لمبی"۔ بہت دور کی منزل ہے ایسی منزل جو گویا آپ کے تصور کی رفتار سے بھی زیادہ تیز آپ سے دور ہٹتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ "پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا"۔ اب آپ دیکھ لیں کہ وہی گاڑی والا مضمون گویا نماز میں بیٹھ کر سفر کر رہے ہیں۔ پہلے خود نماز کو گاڑی تو بنائیں جب وہ نماز گاڑی بنے گی تو پھر آپ کو لے کے آگے چلے گی۔ اور یہ جو گاڑی بنانے والا مضمون ہے یہ پہلے کئی صورتوں میں آپ کے سامنے بیان کر چکا ہوں۔ آپ نماز کو قائم کریں، نماز آپ کو قائم کرے گی۔

ایک انسان نے لمبا سفر کرنا ہو تو پہلے محنت کر کے کشتی تو بناتا ہے۔ خشکی کا سفر کرنا ہو تو کوئی نہ کوئی گاڑی خواہ وہ زمینی گاڑی ہو یا ہوائی جہاز ہو اسے لازماً بنانی پڑیں گی۔ یہ نماز کا قیام ہے۔ نماز کو ایسا قائم کریں کہ وہ آپ کو لے کر اس سفر پر روانہ ہو جائے جو خدا کی طرف آپ کو پہنچائے گا۔ لیکن محض آپ کا روانہ ہونا کافی نہیں، خدا کا آپ کی طرف روانہ ہونا بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

"اصل میں مسلمانوں نے جب سے نماز کو ترک کیا یا اسے دل کی تسکین، آرام اور محبت سے اس کی حقیقت سے غافل ہو کر، پڑھنا ترک کیا ہے تب ہی سے اسلام کی حالت بھی معرض زوال میں آئی ہے۔ وہ زمانہ جس میں نمازیں سنوار کر پڑھی جاتی تھیں غور سے دیکھ لو کہ اسلام کے واسطے کیسا تھا۔ ایک دفعہ تو اسلام نے تمام دنیا کو زیر پا کر دیا تھا۔ یعنی یوں لگتا ہے کہ ساری دنیا اسلام کے قدموں کے نیچے آگئی ہے۔ "جب سے اسے ترک کیا" یعنی نماز کو جو دراصل ساری دنیا کے سفر میں ایک گاڑی کی طرح کام دے رہی تھی "وہ خود متروک ہو گئے ہیں" جب نماز کو ترک کیا یعنی دل لگا کر نماز پڑھنے کو ترک کیا تو نماز نے ان کو چھوڑ دیا۔ "درد دل سے پڑھی ہوئی نماز ہی ہے کہ تمام مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے"۔ یہاں پہنچ کر خوشی اور غمی کا ایک دائمی مسئلہ بھی سمجھ آنے لگتا ہے۔ اگر کسی انسان کے دل پر غم اور سوز و گداز کی کیفیت طاری نہ ہو تو نہ وہ دنیا کے معشوق کو پا سکتا ہے نہ عقبیٰ کے معشوق کو یعنی اللہ کو۔ عشق کے ساتھ ایک سوز لازم ہے اور ایسا انسان جس کے دل میں

## لولاك لما خلقت الافلاك

ترجمہ۔ (اے محمدؐ) اگر میں نے تجھے پیدا نہ کرنا ہوتا تو یہ زمین و آسمان بھی پیدا نہ کرتا۔ (حدیث قدسی)

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نُور سارا نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

﴿منجانب﴾

محتاج دُعا۔ جماعت احمدیہ اتر پردیش


☎ 543105
STAR CHAPPALS
WHOLE SELLERS OF HIGH QUALITY LEATHER & RUBBER CHAPPALS
105/661, OPP, BLOCK NO-7 FAHIMMABAD COLONY
KANPUR-1- PIN 208001

کبھی عشق جاگا ہی نہ ہو وہ عمر بھر نام لیتا رہے گا اللہ کے لیکن وہ اللہ کے نام اس کے دل میں کوئی تموج پیدا نہیں کریں گے، کوئی حرکت پیدا نہیں کریں گے۔ پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بہت باریکی کے ساتھ آپ کو بتاتے ہیں کہ کون سے مواقع آپ کو میسر آئیں گے، ان مواقع سے فائدہ اٹھالیں۔ شیکسپیئر نے کہا ہے کہ بعض دفعہ سمندر میں بعض لہریں ایسی آتی ہیں کہ وہ کشتیوں کو اپنی منزل تک پہنچادیتی ہیں۔ جب ان لہروں سے فائدہ نہ اٹھاؤ تو پھر کبھی بھی وہ کشتی منزل تک نہیں پہنچ سکتی۔

پس حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے در حقیقت رحیمیت کا ایک جلوہ آپ کو دکھایا ہے جس کے ذریعے آپ نماز پڑھنے کا سلیقہ سیکھ سکتے ہیں۔ اگر دل کی غفلت کی حالت میں نمازیں پڑھتے رہیں گے، عمر بھر بھی پڑھتے رہیں کوئی بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ لیکن کبھی کسی بچھڑے ہوئے کا غم ہو، کسی بچھڑنے والے کا غم ہو، مرتے ہوئے مریض کا دکھ آپ کو بے چین کر رہا ہو اور زندگی کے اعلیٰ مقاصد ہیں جو آپ کے ہاتھ سے نکلے جارہے ہوں آپ ان کے لئے بے چین ہوں تو وہ وقت ہے کہ جب نماز کے اندر ایک تلاطم پیدا ہو جاتا ہے، ایک بے چینی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس وقت کشتی میں بیٹھ کر کی جانے والی دعائیں بھی نماز بن جایا کرتی ہیں۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے محض خشک منطق کے ذریعے ہمیں کچھ نہیں سمجھایا ایک عارف باللہ جس طرح مضمون کی گہرائی میں اتر کر باتیں کرتا ہے اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں سمجھاتے ہیں کہ نماز شروع کرنی ہو تو کرب کی حالت سے فائدہ اٹھاؤ۔ اپنی بے چینیوں سے نماز کو حاصل کرو کہ وہ مشکلات سے انسان کو نکال لیتی ہے۔ اس لئے فائدہ اٹھاؤ کہ نماز تمہیں واقعۃً نکالے گی ان مشکلات سے اور جب نکالے گی تو نماز کا ایک فائدہ آپ کے تجربے میں سے گزر جائے گا اور پھر بے وقوف ہی ہوگا جو کشتی سے اتر کر پھر شرک میں مبتلا ہو جائے جبکہ خدا نے اسے کشتی کی دعائیں سن کر بچالیا ہو۔ تو نماز گویا ایک کشتی کی طرح بن جاتی ہے جو سخت کرب اور بے چینی کی حالت سے اٹھنے والی گریہ وزاری کے نتیجے میں آپ کو طوفانوں اور ہلاکت سے بچالیتی ہے لیکن پھر اس ذات کو نہ بھولیں، خواہ خشکی پر چلیں، جس ذات نے آپ کو سمندر کی گہرائیوں سے نجات بخشی تھی۔ یہ وہ تصور ہے، یہ شکر ہے نماز کا جو آپ کو پھر نماز سے وابستہ کردے گا۔ اور آئندہ آپ کے لئے نمازیں پڑھنا آسان بھی ہو جائے گا اور دلچسپ بھی ہو جائے گا۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "ہمارا بارہا کا تجربہ ہے کہ اکثر کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے، ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کہ خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوتا ہے"۔ اب یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنا تجربہ بیان فرمارہے ہیں۔ اگر آپ کو بھی یہ تجربہ حاصل ہو جائے اور آپ کے دکھ آپ کی نماز کے ذریعے آپ کے مسائل ہی حل نہ کریں بلکہ اس ذات سے تعلق قائم کر دیں جو مسائل حل کرتی ہے تو نمازیں کتنا بڑا منفعت کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اور پھر ایک ایسا وقت آتا ہے کہ آپ کو محض اپنی حاجات کے لئے نماز کی ضرورت پیش نہیں آتی، سب دنیا کی حاجات کے لئے آپ کو نماز کی ضرورت پیش آتی ہے۔ آنحضرت ﷺ کی نمازیں جو اتنا طول پکڑلیا کرتی تھیں ہرگز اس لئے نہیں کہ آپ کو اپنی نفسی ضرورتوں کے لئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکنا پڑتا تھا، جھکتے رہے، اس ذات کو پا بھی لیا مگر تمام کائنات کی ضرورتوں کے لئے جو آپ کے زمانے میں پیش آسکتی تھیں یا قیامت تک پیش آتی رہیں گی ان سب کے لئے آپ نمازوں میں خدا کی طرف جھکتے رہے۔

اس کا یہ نمونہ ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیان فرمارہے ہیں کسی مشکل کے وقت دعا کی جاتی ہے ابھی نماز میں ہی ہوتے ہیں کو خدا نے اس امر کو حل اور آسان کر دیا ہوتا ہے اور یہ تجربہ ہر مخلص احمدی کو بارہا ہوا ہوگا۔ یہ میں مان ہی نہیں سکتا کہ سچا احمدی ہو یا کم سے کم کسی حد تک مخلص ہو اور خدا نے اس کو اپنے قرب کے نشان نہ دکھائے ہوں۔ ہر کس و ناکس کو اللہ تعالیٰ اپنے قرب کے نشان دکھاتا ہے تا کہ کچھ چکھے اور اس کی لذت پا کر پھر کچھ آگے بڑھنا شروع کرے اور اس راہ سلوک کے سفر اس کے لئے آسان ہو جائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "نماز میں کیا ہوتا ہے یہی کہ عرض کرتا ہے، التجا کے ہاتھ بڑھاتا ہے"۔ جب انسان التجا کا ہاتھ بڑھاتا ہے تو مراد یہ ہے کہ جیسے ڈوبتا ہوا اپنا ہاتھ باہر نکال دیتا ہے تا کہ کوئی تو دیکھے کوئی تو اس کے دکھ کا مداوا کرے۔

فرماتے ہیں: "التجا کے ہاتھ بڑھا دیتا ہے اور دوسرا اس کی غرض کو اچھی طرح سنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گذارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے"۔ یہ نماز کی بیقراریوں کا آخری نتیجہ ہے یعنی اللہ تعالیٰ جو ایک دور کی ہستی تھی ایک غائب ہستی تھی وہ نماز کے ذریعے آپ کے قریب آنے لگتی ہے۔ اتنا قریب آجاتی ہے کہ پھر آپ اس کی آوازیں سننے لگتے ہیں۔ وہ سمیع ہے، علیم ہے۔ سنتا ہے اور جانتا ہے کہ آپ مشکل میں ہیں اور ان مشکلوں کو دور کر بھی دیتا ہے جیسا کہ پہلے بیان گزر چکا ہے لیکن صرف مشکلیں دور کرنا مقصد نہیں ہے۔ مشکلیں دور کرنا ایک ذریعہ ہے اس کی پہچان کا اور نماز وہ ذریعہ بنتی ہے۔ فرماتے ہیں "اس کی غرض کو اچھی طرح سنتا ہے اور پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گذارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے"۔

"نمازی کا یہی حال ہے خدا کے آگے سر بسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور خواہش سناتا ہے پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب سے تسلی دیتا ہے"۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں کا ایک ایک لفظ عین موقع پر چنا ہوا ہے اور وہ انسان جو نہیں سمجھتا وہ سمجھے گا یہ زائد لفظ ہے کیسے اس مضمون پہ اطلاق پا رہا ہے سمجھ ہی نہیں آسکتی۔ اب غور کریں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ساری عمر کا رونا پیٹنا، اس کی دعائیں کرنا کتنا وقت چاہتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ فرمادیا ایک وقت **جلد** آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا ہے۔ عمر بھر کی نمازیں ہوں اور وقت جلد آجاتا ہے ان دو باتوں کا کیا تعلق ہوا۔ اصل میں عمر بھر کی وہ دعائیں جو بلانے کے لئے ہوتی ہیں ان میں اضطرار کی کمی کی وجہ سے وہ نمازیں گویا ایسی ہو جاتی ہیں کہ نہ خدا ان کو دیکھ رہا ہے نہ ان کو سن رہا ہے۔ لیکن جب ان نمازوں میں اضطرار پیدا ہو جائے جس کا خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں ذکر فرمایا ہے تو خدا تعالیٰ محمد رسول اللہ ﷺ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے "وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِیْ عَنِّیْ فَاِنِّیْ قَرِیْبٌ اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ" جب واقعۃً اس کے دل میں ہماری تلاش پیدا ہوتی ہے تو وہ لمحہ ایسا ہے کہ میں قریب ہوں۔ یہ بھی نہیں فرمایا کہ تو ان کو جواب دے کہ میں قریب ہوں۔ براہ راست سائل کے ساتھ تعلق قائم کرتا ہے ایسا کہ اس کی تیزی بیچ میں کسی وسیلے کو رہنے نہیں دیتی۔ پس یہ موقع ہے جو "جلد آجاتا ہے" کا موقع ہے۔

اب بتائیں جو شخص عارف باللہ نہ ہو جس نے ان تمام مضامین کو بہت گہرائی اور باریکیوں سے سمجھا نہ ہو اور اپنے دل پہ طاری نہ کیا ہو وہ یہ لکھ ہی نہیں سکتا۔ ہر پڑھنے والا سمجھے گا کہ شاید کاتب کی غلطی سے 'جلد' لکھا گیا ہے یا نہ بھی سمجھے تو بغیر سمجھے آگے گزر جائے گا۔ تو 'جلد' کا مضمون ہمیں بتا رہا ہے کہ ہماری دعائیں جو اضطرار خدا کے قریب کرتا ہے وہ دراصل جب تک اپنے معراج کو نہ پہنچے جیسا کہ ڈوبتے ہوئے کی مثال دی گئی ہے اور جب تک یہ نہ ہو کہ گویا وہ شخص اب غرق ہوا کہ ہوا اس وقت تک نماز کا معراج انسان کو نصیب نہیں ہو سکتا۔ اس وقت تک خدا تعالیٰ تیزی کے ساتھ اس طرح آپ کی طرف نہیں بڑھتا جیسے اب اگر اس نے آپ کو نہ سنبھالا تو آپ گئے۔ یہ وہ روحانی وجود کی ہمیشہ کی زندگی کا راز ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الفاظ میں ہمیں سنایا گیا ہے۔

فرماتے ہیں "ایک وقت جلد آجاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا اور اس کو جواب


ESTD:1898
MFRS OF ARMY INDUSTRIAL AND CIVILIAN FANCY SHOES
M. MOOSA RAZA SAHIB & SONS
NO 6 ALBERT VICTOR ROAD FORT
BANGALORE - 560002 INDIA
☎: 6700558 FAX: 6705494

EXPORTS & IMPORTS
All types of Leather jackets, Ladies bags, purse, hand gloves, Organic Cotton (Garments & Baby Cloth)
Contact:
OCEANIC EXIM
57, BRIGHT STREET, CALCUTTA 700019 (INDIA)
PH: 2805209, 2474015 FAX : 91 - 33 - 2479163

PRIME AUTO PARTS
HOUSE OF GENUINE SPARES
AMBASSADOR
&

MARUTI
P. 48 PRINCEP STREET
CALCUTTA - 700072 ☎ 26-3287

دے کر تسلی دیتا ہے بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے"۔ حقیقی نماز کے بغیر کیا ایسا ہونا ممکن ہے؟ ہر گز نہیں۔ اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گزرے ہیں ان کا کیا دین اور کیا ایمان وہ کس امید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں۔ یہ اسلام کا خدا ہے، یہ اسلام کی نمازیں ہیں، یہ اسلام کی نمازوں کے دائمی پیغامات ہیں جو اگر کسی انسان کے ذہن پر اپنی جگہ بنائیں، اس کا ذہن شعوری طور پر ان پیغامات کو قبول کرے اور خود اپنی سطح پر ان کے لئے جگہ بنائے اور نقش کا وہ حسن پیدا ہو جو ایک اعلیٰ درجے کا نقاش پیدا کرتا ہے تو پھر وہ ذہن اس حسن کو کبھی نہیں چھوڑے گا۔ وہ نقوش دائمی اس کا حصہ بن جائیں گے پھر نماز سے آپ کی علیحدگی ممکن ہی نہیں رہتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چند اور اقتباسات ہیں جو میں پھر انشاء اللہ آئندہ آپ کے سامنے پیش کروں گا لیکن اس وقت ایک اور پیش کرنے کا کچھ وقت ہے۔ کسی نے سوال کیا بہترین وظیفہ کیا ہے؟ جواب: "نماز سے بڑھ کر اور کوئی وظیفہ نہیں ہے کیونکہ اس میں حمد الٰہی ہے، استغفار ہے اور درود شریف، تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے"۔ اوراد کا لفظ غالباً عام اردو دانوں کے لئے سمجھنا مشکل ہوگا۔ ورد کرنا جس کو کہتے ہیں نا۔ ذکر کا ورد کرنا۔ اس کی جمع اوراد ہے۔ تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: "تمام وظائف اور اوراد کا مجموعہ یہی نماز ہے اور اس سے ہر قسم کے غم و ہم دور ہوتے ہیں اور مشکلات حل ہوتی ہیں۔ آنحضرت ﷺ کو اگر ذرا بھی غم پہنچتا تو آپ نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے اور اسی لئے فرمایا ہے "اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْب" سنو! خبردار! یہ ذکر الٰہی ہے جس کی وجہ سے دل اطمینان پاتے ہیں۔ مگر مثال اس ذکر کرنے والے کی دی ہے جس کا دل واقعۃً اطمینان پاتا تھا۔ لیکن اگر آپ ان وجوہات کو نہ سمجھیں اس دل کی کیفیات پر غور نہ کریں جو نماز کے لئے کھڑا ہوتا اور اطمینان پاجاتا تھا تو آپ اس حقیقت کو سمجھ نہیں سکتے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ پیغام آپ کے سر کے اوپر سے گزر جائے گا۔ آپ کو سمجھ ہی نہیں آئے گی کہ کیسے ذکر سے دل مطمئن ہوتا ہے۔

"اطمینان و سکینت قلب کے لئے نماز سے بڑھ کر اور کوئی ذریعہ نہیں۔ لوگوں نے قسم قسم کے ورد اور وظیفے اپنی طرف سے بنا کر لوگوں کو گمراہی میں ڈال رکھا ہے"۔ یہ امر واقعہ ہے کہ جتنے بھی صوفی اور ملاں لوگ وظیفے بنا بنا کر لوگوں کو سمجھاتے ہیں یہ سب گمراہی کی باتیں ہیں۔ نماز سے بڑھ کر کوئی وظیفہ نہیں ہے۔ سیدھا سادہ جواب ہر مشکل کا یہ ہے کہ نماز پڑھو۔ قرآن کریم آغاز سے آخر تک نماز کے ذکر سے بھرا پڑا ہے اور جہاں لفظ نماز نہیں بھی آتا وہاں بھی غور کرو تو نماز کا مضمون بیان ہو رہا ہے لیکن اسی سلسلے میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: "اور ایک نئی شریعت آنحضرت ﷺ کی شریعت کے مقابلہ میں بنا دی ہوئی ہے"۔ جتنا پیر، فقیر وظیفے، دم درود آپ کو سکھاتے ہیں، فلاں چیز لکھ لو، فلاں وظیفہ بار بار پڑھو اور تمہاری مشکل حل ہو جائے گی فرمایا یہ مشرک لوگ ہیں جنہوں نے گویا آنحضرت ﷺ پر نازل ہونے والی شریعت کے مقابل پر ایک اور شریعت بنا رکھی ہے۔ فرماتے ہیں: "مجھ پر تو الزام لگایا جاتا ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کیا ہے مگر میں دیکھتا ہوں اور حیرت سے دیکھتا ہوں کہ انہوں نے خود شریعت بنائی ہے اور نبی بنے ہوئے ہیں"۔ اب کیا دونوں ایک ہو گئے۔ فرمایا مجھ پر تو الزام ہے کہ میں نے نبوت کا دعویٰ کر رکھا ہے اور خود شریعت بنائی ہوئی ہے۔ اس کے اندر ہی جواب مضمر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو باتیں بیان کر رہے ہیں وہ تو ساری شریعت محمدیہ کی باتیں ہیں ایک بات بھی اپنی طرف سے زائد نہیں کر رہے۔ تو وہ نبی جو کلیۃً محمد رسول اللہ ﷺ کا غلام ہو اور آپ ہی کی شریعت کی باتیں کرے اس پر اعتراض کرتے ہیں اور خود عملاً وہ نبی بنے بیٹھے ہیں جنہوں نے نئی شریعتیں ایجاد کر دی ہیں۔ یہ وہ مضمون ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یہاں بیان فرماتے ہیں۔ "اور نبی بنے ہوئے ہیں اور دنیا کو گمراہ کر رہے ہیں ان وظائف اور اوراد میں دنیا کو ایسا ڈالا ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی شریعت اور احکام کو بھی چھوڑ بیٹھے ہیں"۔

اب چونکہ وقت ہو گیا ہے۔ باقی انشاء اللہ پھر آئندہ اسی مضمون پہ کچھ اور کہیں گے۔

☆......☆......☆......☆

بشکریہ الفضل انٹرنیشنل لندن

## ہانگ کانگ میں ۱۳ لاکھ پرندے تلف کرنے کی مہم شروع

اے این آئی کی خبر کے مطابق ہانگ کانگ میں پرندوں کو مہلک وائرس سے بچانے کیلئے کوئی ۱۳ لاکھ چوزوں کو تلف کرنے کا بڑا آپریشن شروع کیا گیا ہے۔ اس آپریشن میں ۱۶۰ چوزہ فارم ۳۹ پولٹری فارم اور دو ہول سیل مارکٹیں ملوث ہیں۔ مقامی اخبارات کے اندازہ کے مطابق اس آپریشن میں ۵۱ لاکھ ۷۰ ہزار ڈالر معاوضہ دینا پڑے گا۔ زراعت اور جانور پالنے والے محکمہ کے مطابق تمام بطخیں اور بیٹر ختم کئے جائیں گے۔ محکمہ کے کارندے سب پرندوں کو کنٹینرز میں ڈالیں گے اور کاربن ڈائی آکسائیڈ پمپ کریں گے اور مارنے کے بعد انہیں ۸ مقامات پر دفن کر دیا جائے گا۔

## دل کی بیماری کا علاج الکوحل سے برطانوی ڈاکٹر کی نئی ایجاد

پی ٹی آئی کی ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ برطانوی سائنس دانوں نے دل کی بیماری کے علاج کیلئے الکوحل علاج کا طریق ایجاد کیا ہے۔ یہ طریق لندن کے رائل براپٹن ہسپتال کے ڈاکٹر الرچ میگورڈ نے ایجاد کیا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ دل کی بیماری میں پھیلی ہوئی نسیں بائیں طرف سے دل کو ملنے والے خون میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔ ماضی میں اس کے علاج کیلئے ڈرگس استعمال ہوتی رہی ہیں یا دل میں پیس میکر لگائے گئے یا زائد نس کو ہٹانے کیلئے سرجری کی گئی اب نس کو الکوحل میں تر کر کے نس کو تلف کیا جاتا ہے مریض کو سارے علاج کے عمل میں ہوش رہتی ہے۔ اور یہ آسان علاج ۳۰۰ سے زیادہ مریضوں پر کامیاب رہا ہے۔

## ۱۱ سال کی عمر میں ماں

(اے ایف پی۔ کی خبر کے مطابق ایک ۱۱ سالہ لڑکی برطانیہ کی سب سے کم عمر ماں بن گئی۔ ایکسپریس کی رپورٹ کے مطابق کسی کو اس وقت تک پتہ نہ چلا کہ لڑکی حاملہ ہے۔ جب تک کہ وہ سکول میں بے ہوش ہو کر نہ گر پڑی۔ اس وقت تک حالت یہ ہو چکی تھی کہ حمل گرانا ممکن نہیں تھا۔ تھوڑے وقت بعد ڈاکٹروں نے بڑی مشکل سے ڈلوری کرائی اور لڑکا پیدا ہوا۔ لڑکی کو ۱۰ برس کی عمر میں حمل ٹھہر گیا تھا۔ برطانیہ میں سالانہ ۷۵۰۰ لڑکیاں ۱۰ برس سے کم عمر میں حاملہ ہو جاتی ہیں۔ (ہند سماچار جالندھر ۲۵/دسمبر ۹۷ء)


طالب دُعا:- محبوب عالم ابن محترم حافظ عبد المنان صاحب مرحوم

M/S NISHA LEATHER

Specialist in Leather Belts, Leather

Ladies and Gents Bag, Jackets, Wallets etc.

19 A Jawahar Lal Nehru Road Calcutta - 700081 Ph: 2457153



GURANTEED PRODUCT

NEVER BEFORE

THIS COMFORT THIS DURABILITY AND SOLIGHT

A TREAT FOR YOUR FEET

Sonika

HAWAI

NIR

NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD

34, A DEBENDRA CHANDRA DEY ROAD CALCUTTA -15


معاندین احمدیت شریر اور فتنہ پرور مفسد ملاؤں کو پیش نظر رکھتے ہوئے خصوصیت سے حسب ذیل دعا بکثرت پڑھیں۔

اللھم مزقھم کل ممزق وسحقھم تسحیقاً

اے اللہ انہیں پارہ پارہ کر دے انہیں پیس کر رکھ دے اور ان کی خاک اڑا دے

ہر ایک بدی سے بچو۔ یہ وقت دعاؤں میں گزارو۔ رات دن تضرع میں لگے رہو (حضرت مسیح موعودؑ)


شریف جیولرز

روایتی زیورات فیشن جدید کے ساتھ

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد

اقصیٰ روڈ۔ ربوہ۔ پاکستان۔

دوکان: 0092-4524-212515

رہائش: 0092-4524-212300



طالبان دُعا:-

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 700001

دکان- 248-1652, 248-5222

رہائش- 243-0794 27-0471



ارشاد نبوی ﷺ

خَیرُ الزَّادِ التَّقوٰی

سب سے بہتر زادِ راہ تقویٰ ہے

منجانب

رکن جماعت احمدیہ ممبئی

# رمضان المبارک کی برکات

(محمد عبد اللہ بی۔ ایس۔ سی۔ ایل۔ ایل۔ بی حیدر آباد)

خالق کائنات اپنے کلام پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے۔

شهرُ رمضان الذی انزل فیه القرآن..............لعلکم تشکرون (آیت ۹ ۱ سورہ بقرہ)

ترجمہ: رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس کے بارہ میں قرآن نازل کیا گیا ہے وہ قرآن جو تمام انسانوں کیلئے ہدایت بنا کر بھیجا گیا ہے جو ہدایت دینے والے دلائل اپنے اندر رکھتا ہے اسلئے تم میں سے جو شخص اس مہینہ کو اس حال میں دیکھے کہ نہ مریض ہو نہ مسافر چاہئے کہ وہ اس کے روزے رکھے اور جو شخص مریض یا مسافر ہو اس پر لازم ہوگا کہ وہ اور دنوں میں تعداد پوری کرے اور اللہ تعالیٰ کی قدر و منزلت بیان کرے جس نے یہ ہدایت دی ہے تاکہ تم شکر گزار بندے بنو۔ اس کے بعد ارشاد خداوندی ہے:

اے رسول جب میرا بندہ آپ سے میرے متعلق پوچھے تو آپ فرمادیں کہ میں اس کے پاس ہی ہوں جب وہ دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں۔ لہٰذا دُعا کرنے والوں پر لازم ہے کہ وہ میرے حکم کو قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تا وہ ہدایت پائیں۔ اور آخری پارے کی سورۃ قدر میں فرمایا کہ ہم نے اس قرآن کو جو انسان کی معاشی، معاشرتی، اخلاقی و روحانی اقدار پر مشتمل ہے رمضان مبارک کی اس رات میں نازل کیا ہے جس میں انسان کی تقدیریں اترتی ہیں۔ یہ عظیم الشان تقدیروں والی رات جو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں آتی ہے ہزار مہینوں سے بہتر ہے اور ہر قسم کے فرشتے اور کامل روح اس رات میں اپنے رب کے حکم سے تمام دینی و دنیوی امور لے کر اترتے ہیں اور سلامتی ہی سلامتی ہوتی ہے اور یہ سلسلہ فجر کے طلوع ہونے تک رہتا ہے۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ رمضان کے تین عشرے اس طرح ہیں کہ پہلا عشرہ رحمت الٰہی کے حصول کا ہے دوسرا عشرہ مغفرت کے پانے کا اور تیسرا عشرہ آگ سے نجات حاصل کرنے کا ہے اس ارشاد کو پیش نظر رکھ کر روزہ دار کو دعائیں کرنی چاہئے تاکہ ان مقاصد کی تکمیل ہو۔ چونکہ قرآن مجید اس مبارک مہینہ میں نازل ہوا ہے اسلئے اس کا زیادہ سے زیادہ ورد کرنا چاہئے۔ حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلعم نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو سحری کھانے میں برکت ہے۔ اس ارشاد کی تعمیل میں اس برکت کا ظہور دو طرح پر ہوتا ہے روحانی اور جسمانی۔ جسمانی تو ظاہر ہے کہ سحری کھانے سے قوت بدنی قائم رہتی ہے اور روحانی یہ کہ جب انسان سحری کھانے کیلئے اُٹھتا ہے تو اسے ۔۔۔ تہجد کی توفیق مل جائے گی اور نماز تہجد تو انسان کیلئے ایک خاص برکت ہے حکم خداوندی ہے: فتهجد به نافلة لک عسی ان یبعثک ربک مقاماً محموداً۔ ارشاد خداوندی ہے و ننزل من القرآن ماهوشفاء ورحمة للمومنين۔ مامور زمانہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں تمہارے لئے ضروری تعلیم یہ ہے کہ قرآن کو مہجور کی طرح نہ چھوڑو جو قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے۔ جو احادیث اور اقوال پر قرآن کو مقدم رکھیں گے وہ آسمان پر مقدم رکھے جائیں گے۔ اب دنیا میں کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔ اس ارشاد کو ایک کمسن طالب علم بھی بآسانی سمجھ سکتا ہے۔ قرآن مجید ہی ایسی واحد کتاب ہے جو دن اور رات کے ۲۴ گھنٹوں میں سے کوئی ایک منٹ یا اس کا کروڑواں حصہ بھی ایسا نہیں گذرتا جہاں اس کا کوئی نہ کوئی حصہ نہ پڑھا جا رہا ہو ہر نمازی اپنی نمازوں میں اس کی تلاوت کرتا ہے۔ لہٰذا حضرت مسیح موعودؑ کا یہ ارشاد کہ دنیا میں کوئی کتاب نہیں مگر قرآن" کس شان سے پورا ہو رہا ہے اس کی ایک نظیر دنیا میں صرف آنحضرت صلعم کی ذات اطہر میں پائی جاتی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں آپ کی شان کے بارے میں ارشاد فرماتا ہے: ان الله و ملائكته یصلون علی النبی یعنی آپ کی اعلیٰ مرتبت اور انفرادیت اس درجہ کی ہے کہ خالق کائنات خود اور اس کے فرشتے جو معصوم ہوتے ہیں آپ پر درود بھیجتے ہیں پس اے مومنو تم بھی اس پر عمل کرو چنانچہ پانچوں نمازوں اور تہجد کی نماز میں درود شریف پڑھا جاتا ہے ہر نمازی کا اس پر عمل ہے اس طرح دن اور رات کے ۲۴ گھنٹوں میں کوئی ایک سیکنڈ بھی ایسا نہیں گذرتا جس میں آپ پر درود شریف نہ پڑھا جا رہا ہو ہر نمازی پر اس طرح کے عمل کے نتیجہ میں یہ نہیں کہا جاسکتا دن اور رات کے ۲۴ گھنٹوں میں کتنے درود شریف پڑھے گئے رمضان کے مقدس دنوں میں بھی اس پر عمل ہوتا ہے گا اس طرح محسن کائنات صلعم پر ان گنت درود شریف پڑھے جارہے ہیں۔ روزوں کی حالت میں اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے اس پر عمل ہوتا ہے تو اللہ کی نظر عنایت کے حقدار ہو جائینگے اور رمضان کے مبارک دنوں میں روزوں میں ہر برائی مثلاً جھوٹ وغیرہ سے بچتے رہنے کی توفیق حاصل ہوگی حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جو شخص جھوٹ بولے تو اللہ تعالیٰ کو اس کی کوئی ضرورت نہیں کہ وہ کھانا پینا چھوڑدے۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب رمضان آجائے تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیطان زنجیروں سے باندھ دیئے جاتے ہیں۔ آسمان کے دروازے کھل جانے کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں کیونکہ اس کے مقابل میں جہنم کے دروازوں کے بند کئے جانے کا ذکر ہے دوسرے آسمان کے دروازے کھل جانے کا یہ بھی مطلب ہے کہ دُعاؤں کی قبولیت ہوتی ہے۔

آنحضرت صلعم نے فرمایا کہ جس شخص نے رمضان کے روزے ایمان اور احتساب نفس کے ساتھ رکھے اللہ تعالیٰ نے اس کے تمام پچھلے گناہ معاف کر دیئے (رواہ البخاری)

آنحضرت صلعم نے فرمایا روزہ ڈھال ہے سو چاہئے کہ روزہ رکھنے والا فحش باتیں نہ کرے اور نہ جہالت کی باتیں کرے اگر کوئی اس سے لڑے یا بدگوئی کرے تو کہہ دے میں روزہ سے ہوں۔

حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا کہ میں نے آنحضرت صلعم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ اگر میں لیلۃ القدر پاؤں تو کیا دعا کروں آپ نے فرمایا یہ دُعا کرو

اللهم انک عفو تحب العفو فاعف عنی

ترجمہ: اے اللہ تو یقیناً گناہوں کو بہت معاف کرنے والا ہے اور گناہوں کو معاف کرنا تجھے پسند ہے پس مجھے معافی بخش۔

حضرت مسیح موعودؑ نے تہجد کے متعلق اپنی جماعت کو تاکید فرمائی۔ فرمایا:

"ہماری جماعت کو چاہئے کہ وہ تہجد کی نماز کو لازم کرلیں جو زیادہ نہیں تو وہ دو رکعت ہی پڑھ لے کیونکہ اس کو دعا کرنے کا موقع مل جائے گا اس وقت کی دعاؤں میں ایک خاص اثر ہوتا ہے کیونکہ وہ سچے درد اور سچے جوش سے نکلتی ہیں"

رمضان کی برکت ہوگی اگر روزہ رکھنے والے سحری کیلئے اٹھتے وقت ذرا جلدی اُٹھ جایا کریں اور تہجد ادا کرلیں تو ایک مہینہ کی مشق کے نتیجہ میں وہ تہجد کو جاری رکھ سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

# افسوس محترم محمد دین صاحب بدر درویش وفات پاگئے

مرحوم محمد دین صاحب بدر درویش ولد محترم غلام نبی صاحب گاؤں چھینا ضلع ہوشیارپور جنہوں نے حضرت مصلح موعودؓ کے ہاتھ پر مسجد اقصیٰ میں بیعت کی سعادت پائی اور پھر قادیان کے ہی ہو رہے۔ اپنا درویشی دور بہت عمدہ رنگ سے گزارا اور ۸۱ سال کی عمر پا کر ۷ جنوری در رمضان المبارک کو اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا لله وانا اليه راجعون۔

مرحوم صوم وصلوۃ کے پابند۔ ملنسار۔ تمام تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے صاف گو اور سادہ لوح انسان تھے ماہ رمضان کے آخری عشرہ میں باقاعدہ اعتکاف بیٹھنے کی سعادت پاتے تھے۔ چار سال قبل یکے بعد دیگرے دو اپریشن (ہرنیاں) کی وجہ سے حالت بگڑتی ہی چلی گئی اور دو سال کے عرصہ تک صاحب فراش رہے۔

مرحوم کو دفتر نشر و اشاعت اور طویل عرصہ تک اخبار بدر میں کام کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ اپنے سپرد اس خدمت کو انہوں نے بہت ہی احسن رنگ میں ادا کیا۔ جس کی وجہ سے مرحوم کے نام کے ساتھ "بدر" کا لقب جڑ گیا۔

مرحوم موصی تھے۔ اپنے پیچھے ۴ بیٹیاں اور ۵ بیٹے چھوڑے ہیں۔ غریبی کے باوجود انہوں نے تمام بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوائی۔ چاروں بیٹیوں اور ایک بیٹے کی شادی ہو چکی ہے۔ بیٹے برسر روزگار وانجمن احمدیہ کے ملازم ہیں۔ بڑے بیٹے کی وفات مرحوم کی زندگی میں ہی ہو چکی تھی۔ جس کا ان کی صحت پر کافی اثر تھا۔ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی قادیان نے مرحوم کا جنازہ جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں ادا کیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں ہی تدفین عمل میں آئی۔ دُعا ہے اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے و جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین یارب العالمین۔ ادارہ بدر اس غم کے موقع پر مرحوم کے اہل خاندان کی خدمت میں دلی تعزیت پیش کرتا ہے۔

(محمد لقمان دہلوی نمائندہ بدر قادیان)

# واقفین نو بچوں کو زبانیں سکھائی جائیں

محترم وکیل صاحب وقف نو تحریک جدید ربوہ نے واقفین نو کو زبانیں سکھانے کے متعلق ہدایت فرمائی ہے کہ زبانیں سکھانے کے بارے میں عرض ہے کہ اردو عربی واقفین نو بچوں کو ضرور سکھائیں جن صوبوں میں انگریزی سکھائی جارہی ہے وہ اضافی زبان کے طور پر ہوگی جبکہ مادری زبان تو انشاءاللہ خود بخود سیکھیں گے۔

ایسے والدین جو اخراجات برداشت کر سکتے ہوں وہ ڈش لگوا کر MTA کے ذریعہ یا V.C.R. خرید کر MTA سے سکھائے جانے والے پروگراموں کی کیسٹس کے ذریعہ بچوں کو اپنے گھروں میں ہی زبان سکھا سکتے ہیں۔

واقفین نو کے والدین سے درخواست ہے کہ وہ اس ارشاد کی روشنی میں اپنے وقف نو بچوں کو زبانیں سکھانے کا انتظام فرمائیں۔ (نیشنل سکریٹری وقف نو بھارت)

# مسائل عیدالفطر

(عبدالماجد طاہر)

ماہ رمضان کے گزرنے پر یکم شوال کو روزوں کی برکات حاصل کرنے کی توفیق پانے کی خوشی میں عیدالفطر منائی جاتی ہے۔ نماز عید کا اجتماع ایک رنگ میں مسلمانوں کی ثقافت اور دینی عظمت کا مظہر ہوتا ہے اس لئے مرد، عورت اور بچے سبھی شامل ہوتے ہیں۔

حضرت ام عطیہؓ بیان فرماتی ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ارشاد فرماتے تھے کہ ہم عیدین کے دن سب لوگ عورتیں بچے عید پر جائیں یہاں تک کہ حائضہ عورتوں کو بھی عید اور اس کی دعا میں شامل ہونے کا حکم ہوتا البتہ وہ نماز میں شامل نہیں ہوتی تھیں، بلکہ اتنا تاکیدی ارشاد اس بارہ میں فرمایا کہ اگر کسی لڑکی کے پاس اوڑھنی نہ ہو تو وہ کسی سہیلی سے مانگ لے اور عید پر ضرور جائے۔

(بخاری و مسلم کتاب العیدین)

## آنحضرتؐ کیسے عید مناتے تھے

عید کے اس بابرکت تہوار کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آداب سکھائے اور ہدایات دیں۔ عید کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص، صفائی کا اہتمام فرماتے۔ غسل فرماتے، مسواک اور خوشبو کا استعمال کرتے اور صاف ستھرا لباس زیب تن فرماتے۔ اگر میسر ہوں تو نئے کپڑے پہنتے۔ مسلمانوں کے اس قومی و مذہبی تہوار میں شمولیت کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاص تحریک فرماتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدالفطر کے روز صبح کچھ طاق کھجوریں تناول فرماکر عید پر جاتے تھے۔ البتہ عیدالاضحیٰ کے دن آپ قربانی کے گوشت سے کھانا شروع کرتے تھے۔ آپؐ کا معمول تھا کہ ایک راستے سے عیدگاہ میں تشریف لے جاتے اور دوسرے راستے سے واپس تشریف لاتے تاکہ مسلمانوں کے تہوار کی عظمت لوگوں پر ظاہر ہو اور باہم بھی ملاقات اور خوشی کے زیادہ مواقع میسر آئیں اور دونوں راستوں پر آباد لوگ آپؐ کی برکت حاصل کر سکیں۔

عید کے دن کھیل اور ورزشی مقابلے بھی ہوتے تھے۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ عید کے موقع پر اہل حبشہ ڈھال اور برچھی سے اپنے کھیل اور مہارت کے فن دکھاتے تھے۔ شاید میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا آپؐ نے خود فرمایا کہ کیا ان کے کھیل کرتب دیکھنا چاہتی ہو؟ میں نے کہا ہاں! تب آپؐ نے مجھے اپنے پیچھے کھڑا کرلیا اس طرح کہ میرا رخسار آپؐ کے رخسار کے ساتھ تھا۔ آپؐ کھیلنے والوں کا خوب حوصلہ بڑھاتے رہے۔ پھر میں خود ہی تھک گئی تو آپؐ نے مجھے فرمایا بس کافی ہے۔ میں نے کہا ہاں۔ آپؐ نے فرمایا اچھا تو جاؤ۔

حضرت عائشہؓ کی ہی روایت ہے کہ ایک دفعہ عید کے دن انصار کی دو لڑکیاں میرے پاس بیٹھی جنگ بعاث کے نغمے سنارہی تھیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپؐ اپنے بستر پر آکر دوسری طرف منہ کرکے لیٹ گئے تھوڑی دیر بعد حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے تو ان لڑکیوں کو گاتے دیکھ کر مجھے ڈانٹا اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں یہ شیطانی گانا؟ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوبکرؓ! ہر قوم کی عید کا ایک دن ہوتا ہے اور یہ ہماری عید کا دن ہے۔

اچھے کھانے، خوبصورت کپڑے اور کھیل کود تو ظاہری خوشی کے اظہار کے طریقے ہیں ایک مسلمان کی حقیقی خوشی اور سچی عید تو یہ ہے کہ اس کا خدا اس سے راضی ہوجائے اس لئے تیس دن کے روزے رکھنے کے بعد عید کے روز مسلمان خدا تعالیٰ کے شکرانہ کے طور پر دو رکعت نماز عید بھی ادا کرتے ہیں۔ عید کی دو رکعت نماز کسی بھی کھلے میدان یا عیدگاہ میں زوال سے پہلے پڑھی جاتی ہے۔ حسب ضرورت عید کی نماز جامع مسجد میں بھی ادا کی جاسکتی ہے۔ عید کی نماز باجماعت ہی پڑھی جاسکتی ہے، اکیلے جائز نہیں۔

احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیدین کے موقع پر عیدگاہ تشریف لے جاتے اور سب سے پہلے کام یہ کرتے کہ نماز شروع فرماتے۔ نماز سے فراغت کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہوتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے۔ حضورؐ انکو وعظ و نصیحت فرماتے، ضروری احکام کا اعلان فرماتے، کبھی کوئی لشکر بھیجنا ہوتا تو اس کی روانگی کا حکم فرماتے اور پھر اس سے فارغ ہوکر گھر واپس جاتے۔

عید کے خطبہ میں عورتوں کو بھی شامل کیا جاتا ہے اور ان تک آواز پہنچانے کا کوئی ذریعہ نہ ہو تو امام علیحدہ طور پر بھی عورتوں کو خطاب کرسکتا ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عید کا خطبہ دیا اس کے بعد آپ عورتوں کی صفوں کے پاس تشریف لائے حضرت بلالؓ آپؐ کے ساتھ تھے۔ آپؐ نے انکو وعظ و نصیحت فرمائی۔ خاوندوں کی اطاعت کی اور زبان درازی سے بچنے کی تلقین فرمائی اور صدقہ دینے کی تحریک کی۔ حضورؐ کی اس تحریک پر عورتیں اپنے ہاتھ کانوں اور گلے کے زیور اتار اتار کر حضرت بلالؓ کی چادر میں ڈالنے لگیں۔ اس کے بعد رسول اللہ واپس تشریف لائے۔

نماز عید میں نہ تکبیر ہوتی ہے نہ اذان۔ نماز عید کا وقت سورج کے نیزہ بھر آسمان پر آجانے کا ہے۔ موسم اور حالات کے لحاظ سے عید کا وقت لوگوں کی سہولت کو مدنظر رکھ کر مقرر کرنا چاہئے۔ عام طور پر عیدالفطر نسبتاً تاخیر سے اور عیدالاضحیٰ جلدی پڑھی جائے اور یہی سنت ہے۔

نماز عید کی دونوں رکعت میں بلند آواز سے قرات کی جاتی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں پہنچتے تو اذان، اقامت کے بغیر ہی نماز شروع فرما دیتے اور سنت یہی ہے کہ ان میں سے کوئی فعل نہ کیا جائے۔ آپؐ اور آپؐ کے صحابہؓ جب عیدگاہ میں پہنچتے تو عیدگاہ سے قبل کوئی (نفل وغیرہ) نہ پڑھتے اور نہ بعد میں پڑھتے اور خطبہ سے پہلے نماز شروع کرتے۔ اس طرح آپؐ دو رکعتیں ادا کرتے۔ پہلی رکعت میں سات مسلسل تکبیریں کہتے اور ہر دو تکبیروں کے درمیان ایک ہلکا سا وقفہ ہوتا۔ تکبیرات کے درمیان آپؐ سے کوئی مخصوص ذکر مروی نہیں۔ ہر تکبیر کے ساتھ رفع یدین کرتے تھے۔ جب تکبیریں ختم فرماتے تو قرات شروع کرتے یعنی سورۃ فاتحہ پھر اس کے بعد سورۃ ق والقرآن المجید ایک رکعت میں پڑھتے اور دوسری رکعت میں اقتربت الساعۃ وانشق القمر پڑھتے بسا اوقات آپؐ دو رکعتوں میں سبح اسم ربک الاعلیٰ اور ھل اتاک حدیث الغاشیہ پڑھتے، جب قرات سے فارغ ہو جاتے تو تکبیر کہتے اور رکوع میں چلے جاتے۔ پھر ایک رکعت مکمل کرتے اور سجدہ سے اٹھتے (پھر) پانچ بار مسلسل تکبیریں کہتے جب تکبیریں مکمل کرلیتے تو قرات شروع کردیتے۔ اس طرح ہر رکعت کے آغاز میں تکبیریں کہتے اور بعد میں قرات کرتے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز مکمل کرلیتے تو فارغ ہونے کے بعد لوگوں کے سامنے کھڑے ہوجاتے، لوگ صفوں پر بیٹھے ہوتے تو آپ انہیں وعظ و نصیحت فرماتے۔ عیدگاہ میں کوئی منبر نہ تھا جس پر چڑھ کر (وعظ فرماتے ہوں) نہ مدینہ کا منبر یہاں لایا جاتا، بلکہ آپؐ زمین پر کھڑے ہوکر تقریر کرتے۔

حضرت جابرؓ بتاتے ہیں کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید کے دن نماز میں حاضر ہوا تو آپؐ نے خطبہ سے پہلے اذان اور اقامت کے بغیر نماز پڑھائی۔ اس سے فارغ ہوکر حضرت بلالؓ کے کندھے کا سہارا لے کر کھڑے ہوگئے اور اللہ سے ڈرنے کا حکم فرمایا، اس کی اطاعت کی رغبت دلائی اور نصیحت کی اور پھر (انعامات خداوندی وغیرہ) یاد دلائے۔ پھر آپؐ خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور انہیں نصیحت کی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عید اور جمعہ ایک ہی دن اکٹھے آگئے۔ آپؐ نے نماز عید پڑھائی اور پھر فرمایا عید کی نماز جمعہ کا بدل ہے اسلئے اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز کے لئے نہ آنا چاہے تو اسے اجازت ہے البتہ ہم انشاء اللہ (وقت پر) جمعہ پڑھیں گے۔

(سنن ابن ماجہ الجزء الاول۔ کتاب اقامۃ الصلوٰۃ والسنۃ فیھا۔ باب ماجاء فیما اذا اجتمع العیدان فی یوم)

اگر عید کی نماز پہلے دن زوال سے پہلے نہ پڑھی جاسکے تو عیدالفطر دوسرے دن اور عید الاضحیہ تیسرے دن تک زوال سے پہلے پڑھی جاسکتی ہے۔

## نفلی روزے

## شوال کے چھ روزے

حضرت ابو ایوب انصاریؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رمضان کے روزے رکھے اس کے بعد (عید کا دن چھوڑ کر) شوال کے بھی چھ روزے رکھے اس کو اتنا ثواب ملتا ہے جیسے اس نے سال بھر کے روزے رکھے ہوں۔

(مسلم کتاب الصیام

باب استحباب صوم ستۃ ایام من شوال)

نفل وہ زائد عبادت ہے جو بندہ خوشی سے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے کے لئے بجا لاتا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ بندہ کی نفل عبادت سے بہت خوش ہوتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث قدسی بیان فرمائی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ بندہ نوافل کے ذریعہ برابر میرا قرب حاصل کرتا چلا جاتا ہے۔ (بخاری)

نفلی روزوں کا بھی بہت ثواب ہے جو مختلف مواقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نفلی روزوں کی تحریک کرتے ہوئے بیان فرمایا۔ چنانچہ حدیث مذکورہ بالا میں رمضان کے تیس روزوں کے بعد شوال کے چھ روزے رکھنے کا ارشاد فرمایا اور اس کا ثواب سال بھر کے روزوں کے برابر بتایا۔ حساب کی زبان میں اس میں یہ سر ہے کہ ایک نیکی کا ثواب اللہ تعالیٰ دس گنا عطا فرماتا ہے اور ۳۶ روزوں کا ثواب ۳۶۰ دنوں کے برابر بنتا ہے جو قریباً ایک سال کا عرصہ ہے لیکن اصل حکمت رمضان کے فرض روزوں کے ساتھ شوال کے نفلی روزوں میں نیکی کا تسلسل ہے اور اس امر کی تربیت ہے کہ رمضان کا مجاہدہ اور اس کی عبادات صرف ایک مہینہ تک محدود نہ رہیں بلکہ سارے سال پر پھیل جائیں اور رمضان کے علاوہ باقی ایام میں بھی ان نیکیوں کی عادت رہے اور ظاہر ہے جسے رمضان کے بابرکت مہینہ کا یہ نتیجہ حاصل ہو جائے اس کا سارا سال کیا سارا زمانہ اور ساری عمر رمضان ہے جس میں وہ رمضان کی برکتیں حاصل کرتا چلا جائے گا۔

ماہ رمضان کے اس تسلسل کو دوران سال جاری رکھنے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص ہر مہینے میں تین روزے رکھتا ہے وہ صوم الدھر یعنی سال بھر روزے رکھنے والے کے برابر ہے۔

حضرت ابو ہریرہؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو تین وصیتیں فرمائیں ان میں سے ایک یہ تھی کہ ہر مہینہ میں تین نفلی روزے رکھنا (ترمذی)

حضرت ابوذرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے فرمایا اے ابوذر! جب تم مہینہ میں سے تین دن کے روزے رکھنا چاہو تو ۱۳، ۱۴ اور ۱۵ چاند کی تاریخوں میں روزے رکھنا (ترمذی) لیکن ان تاریخوں کے علاوہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ہر مہینہ میں نفلی روزے رکھنے حضرت عائشہؓ کی روایت سے ثابت ہیں۔ (ترمذی)

نفلی روزہ کے لئے رات کو نیت کرنا ضروری نہیں۔ حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لاکر پوچھتے کہ ناشتہ کے لئے کوئی چیز ہے؟ میں اگر کہتی کہ نہیں ہے تو آپؐ فرماتے اچھا میں روزہ رکھ لیتا ہوں۔ (ترمذی)

نفلی روزہ کھولنے کا وہ کفارہ نہیں جو فرض روزے کا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ام ہانیؓ کے پاس تشریف لائے اور پانی منگوایا۔ حضورؐ نے پانی پی کر برتن ان کو واپس کیا تو انہوں نے حضورؐ کا بچا ہوا پانی پی لیا۔ پھر عرض کی کہ حضورؐ مجھے روزہ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ قضا کا روزہ تو نہیں تھا۔ ام ہانیؓ نے کہا نہیں۔ فرمایا پھر حرج نہیں ہے۔ نیز فرمایا "نفلی روزے والا اپنے نفس کا خود امین ہوتا ہے چاہے تو روزہ پورا کرے چاہے تو افطار کرے۔" (ترمذی)

لیکن اگر روزہ افطار کردے تو اس کی بجائے ایک روزہ رکھنا ہوگا۔

## ہمبرگ (جرمنی) میں نومبائعین کی تربیتی کلاس

مورخہ ۲۸ ستمبر کو نومبائعین کی ایک روزہ تربیتی کلاس مسجد فضل عمر میں منعقد کی گئی۔ جس میں بوسنین، عرب، جرمن، ترک پولش خواتین اور بچے شامل ہوئے۔

تمام ممبرات سے قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا گیا۔ نماز سادہ سنی گئی نیت نماز اور سورۃ فاتحہ یاد کرائی گئی۔ نیز اردو کے چند آسان جملے بھی سکھائے گئے۔

# امروہہ میں تبلیغی جلسے

گذشتہ دنوں امروہہ شہر میں جماعت احمدیہ کی مخالفت مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے زوروں پر رہی اور جماعت کے خلاف ان کی طرف سے جلسے منعقد کئے گئے۔ انکا جواب دینے کیلئے قادیان سے مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نگران دعوۃ الی اللہ یوپی مکرم مظفر احمد صاحب ظفر انچارج وقف نو قادیان مکرم عبدالرحمن خالد صاحب پر مشتمل ایک تبلیغی وفد امروہہ پہنچا۔ پروگرام کیمطابق پہلا تبلیغی جلسہ ۶/ نومبر ۹۷ کو بعد نماز عشاء خاکسار کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید مکرم عبدالرحمن صاحب خالد قادیان نے کی نظم کے بعد مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے جماعت احمدیہ کا تعارف مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے "مخالفین کے اعتراضات اوران کا جواب" عنوان پر تقریر کی۔ لاؤڈ سپیکر کے ذریعہ آواز دور دور تک جارہی تھی۔ غیر از جماعت دوست بھی جلسہ میں موجود تھے۔ مخالفین نے لاؤڈ سپیکر کو اتروانے کی بھی کوشش کی جس میں ناکام رہے اور رات ساڑھے گیارہ بجے جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

۹/ نومبر کو مرکزی وفد نے پریس رپورٹروں سے ملاقاتیں کیں اور اپنے موقف کی وضاحت کی چنانچہ یوپی کے کثیر الاشاعت اخبار "امر اجالا" نے ۱۰/ نومبر کی اشاعت میں جماعت احمدیہ کے موقف کے متعلق دو کالمی خبر اس عنوان کے تحت شائع کی "جماعت احمدیہ کی کہنی اور کرنی میں فرق نہیں" ۱۱/ نومبر بعد نماز مغرب وعشاء مسجد احمدیہ امروہہ میں دوسرے تبلیغی جلسہ کا انعقاد وسیع پیمانہ پر کیا گیا۔ جس کی صدارت مکرم محمد راشد صاحب صدر جماعت امروہہ نے کی مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم کی تلاوت مکرم عبدالرحمن صاحب خالد کی نظم خوانی کے بعد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق کے عنوان پر مکرم شرافت احمد صاحب خان مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر نے سیرت آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔

مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے مولوی راشد حسین کے اعتراضات کا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے حضرت امام جماعت احمدیہ کے مباہلہ کے چیلنج کو دہرایا فاضل مقرر نے علماء کرام کے ایک دوسرے کے خلاف شائع شدہ فتووں کا بھی تفصیل سے ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ علماء کا شیوا کافر بنانا ہے اسلام کی اصل خدمت گزار جماعت احمدیہ ہے آیئے اس کے ساتھ ملکر جہاد کریں اس جلسہ میں بھی بعض زیر تبلیغ دوست موجود تھے۔ جلسوں کی کامیابی میں امروہہ کے خدام کا خصوصی تعاون رہا۔
اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے اوران جلسوں کو ثمر آور بنائے۔ آمین۔ (شرافت احمد خان مبلغ سلسلہ)

## وزیر اعلیٰ اڑیسہ کی خدمت میں احمدیہ لٹریچر کی پیشکش

اڑیسہ کے دورہ پر نکلی جگناتھ جوتی کے ساتھ اڑیسہ کے وزیر اعلیٰ جناب جانکی بلب پٹنائک مورخہ ۳-۱۱-۹۷ کو سورو پہنچے مکرم ایوب صاحب صدر جماعت احمدیہ سورو کی کوشش سے پہلے ہی آپ کو احمدیہ لٹریچر دینے کی اجازت مل گئی جب وزیر موصوف سورو پہنچے تو ماحول ایسا ہو گیا کہ وزیر اعلیٰ صاحب سے ملاقات ناممکن ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا خاص فضل کیا۔ مکرم وزیر اعلیٰ صاحب نے اپنی تقریر میں ایک خدا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اڑیسہ کے لوگوں کیلئے دعائیں مانگی اتنے میں بالاسور کے ایم پی صاحب نے اعلان کیا کہ جماعت احمدیہ سورو کی طرف سے احمدیہ لٹریچر پیش کیا جائے گا جب خاکسار اور مکرم رحمۃ اللہ صاحب سٹیج پر گئے تو مکرم وزیر موصوف نے خود چل کر لٹریچر حاصل کیا اس وقت قریباً پانچ ہزار سے زیادہ لوگ موجود تھے۔ احباب جماعت سورو بھی موجود تھے۔
(غلام حیدر خان معلم وقف جدید اندرون اڑیسہ سورو)

## جلسہ سیرۃ النبی ﷺ کیکیڈ (ورنگل)

مورخہ ۹-۱۱-۹۷ کو کیکیڈ میں سیرت النبی کے جلسے کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا گیا۔ بعد نظم۔ پہلی تقریر مکرم مولوی ایچ ایم محمد ظفر اللہ صاحب کی ہوئی جس میں انہوں نے آنخضرت ﷺ کی حالات زندگی بیان کی۔ دوسری تقریر مکرم مولوی عبدالمجید صاحب ملکانہ نے کی اور تیسری تقریر خاکسار کی ہوئی جس میں دور حاضر کے بارے میں آنخضرت ﷺ کی پیشگوئیوں کا ذکر کیا۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے دعا کروائی اور جلسہ اختتام کو پہنچا۔ (حافظ سید رسول نیاز۔ نائب نگران اعلیٰ۔ آندھرا)

## جماعت احمدیہ "راڈلے فورم والڈ" (جرمنی) کے زیر انتظام

## جلسہ سیرۃ النبی کا کامیاب انعقاد

مورخہ ۱۸/ اکتوبر کو جرمنی کی ایک جماعت "راڈلے فورم والڈ" کے زیر انتظام Buergerhaas میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں خاص طور پر آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عورتوں سے حسن سلوک اور ان کے حقوق کے علمبردار کے طور پر آپ کی سیرت پاک کے حسین پہلوؤں پر روشنی ڈالی گئی۔ اس جلسہ میں احمدی احباب و خواتین کے علاوہ ایک جرمن پادری سمیت ۲۳ جرمن ۲ ترک ۳ غیر از جماعت پاکستانی دوست تشریف لائے۔

# اعلان برائے قائدین مجلس وناظمین اطفال بھارت

اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ بھارت کا نیا سال یکم نومبر ۱۹۹۷ء سے شروع ہو چکا ہے اللہ تعالیٰ یہ سال ہم سب کیلئے بابرکت ومبارک کرے۔

اس ضمن میں تمام قائدین مجالس بھارت سے درخواست ہے کہ شروع سال سے ہی اپنی مساعی کو تیز سے تیز کریں اور اپنی اپنی مجالس میں مندرجہ ذیل امور پر فوری کارروائی کریں۔

۱۔ سب سے پہلے اپنی اپنی مجالس میں اطفال کی تنظیم قائم کر کے ان کی مجلس عاملہ تشکیل دیکر مرکزی دفتر کو فوری طور پر اطلاع دیں۔
۲۔ ۳۱/ جنوری ۹۸ تک اپنی اپنی مجالس کا بجٹ تشخیص اور تجنید فارم مکمل کر کے دفتر مرکز کو بھجوادیں۔
۳۔ ہر ماہ کی رپورٹ کارگزاری اگلے ماہ کی پانچ تاریخ تک دفتر کو ارسال کریں۔
۴۔ اطفال کی تعلیمی تربیتی پروگراموں کو وسیع اور احسن بناتے ہوئے اس شعبہ کی طرف خاص توجہ کریں۔

امید ہے کہ مندرجہ بالا امور پر فوری کارروائی کریں گے اللہ تعالیٰ آپ کو احسن رنگ میں خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

نوٹ: رپورٹ فارم بجٹ فارم اور تجنید فارم کی ضرورت ہو تو فوراً دفتر مرکزی سے رابطہ قائم کریں۔
(مہتمم اطفال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

# درخواست دعا

☆ میرے چھوٹے لڑکے مظہر احمد نے M.B.B.S کے داخلہ کے امتحان میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ ۹۷ء میں 2+ اور میڈیکل انٹرنس کیلئے بنا کوچنگ ایک ساتھ کم وقت میں تیاری کر کے نمایاں کامیابی حاصل کرنے کی وجہ سے اسکول کی طرف سے گولڈ میڈل ملا اور Sail اسکولرشپ بھی ملنے لگا۔ کلاس دہم سے اس کو N.T.S.E اسکولرشپ اور S.T.S.E اسکولرشپ ملنے لگا جو دوران تعلیم برابر ملتا رہے گا۔ اسکول اور Sail کے Sports میں بھی گولڈ میڈل ملا تھا۔
اور مظہر کا داخلہ کٹک میڈیکل کالج میں کیا گیا ہے۔ اس خوشی میں ۱۰۰۰ روپے اعانت بدر میں دیتے ہوئے جماعت سے سب بچوں کی دینی ودنیاوی ترقیات کیلئے درخواست دعا ہے۔ (مذمل احمد خان بوکارو۔ بہار)

☆ جماعت احمدیہ کشمیر کے بچے بچیوں نے مختلف امتحانات کے ساتھ میڈیکل میں داخلہ کیلئے مقابلہ امتحانات میں شرکت کی ہے۔ تمام بچے بچیوں کی اعلیٰ کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (عبدالحمید ٹاک امیر جماعت کشمیر)

☆ اختر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم پی ایم بشیر احمد صاحب مرحوم آف بنگلور چند دنوں سے بیمار چلی آرہی ہیں کی کامل شفایابی ودرازی عمر کیلئے۔

☆ میرے تایازاد بھائی مکرم حفیظ اللہ صاحب بھی چند دنوں سے بیمار ہیں کامل شفایابی ودرازی عمر کیلئے۔

☆ میری بیٹی حسیبہ خلیل امسال میٹرک کا امتحان دے رہی ہے نمایاں کامیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (خلیل احمد بنگلور)
اعانت بدر ۵۰ روپے۔

☆ مکرم شوکت علی صاحب۔ مکرم قدرت علی صاحب آف پنکال (اڑیسہ) احباب جماعت کو السلام علیکم عرض کرتے ہوئے دینی و دنیاوی ترقیات اور صحت و سلامتی اور تمام پریشانیوں کے ازالہ کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (اعانت بدر ۵۰ روپے)

☆ مکرم جلال الدین صاحب آف نرگاؤں (اڑیسہ) احباب جماعت کو السلام علیکم عرض کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں کہ انہیں ملازمت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ پھر سے نوکری پانے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ اعانت بدر ۵۰ روپے۔

☆ ہماری والدہ محترمہ نور بیگم صاحبہ زوجہ مرزا محمد سعید صاحب آف لاہور مرحوم کو ذیابطیس سر درد اور بلڈ پریشر کی وجہ سے کافی کمزوری ہے۔ پچھلے دنوں آپ کو سیڑھیوں سے گر جانے کی وجہ سے بے ہوشی کی حالت میں ہسپتال داخل ہونا پڑا۔ شوگر لیول کے کم ہو جانے کی وجہ سے توازن برقرار نہ رکھ سکیں اور گر پڑیں جملہ احباب سے صحت کامل اور درازی عمر کیلئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔
(مرزا رشید انور بیگ مونٹریال کینیڈا)

☆ خاکسار کے والد محترم مکرم میر نصرت علی صاحب عرصہ دراز سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (میر منور علی محی الدین پور اڑیسہ)

☆ محترمہ قمر النساء بیگم صاحبہ مقیم حیدر آباد اپنے بیٹے ڈاکٹر عبدالسمیع صاحب کی صحت وعافیت کاروبار میں خیر وبرکت۔ مالی پریشانیوں کے ازالہ بچوں کے نیک وخادم دین بننے اور ان کی صحت وعافیت درازی عمر کیلئے دعا کی درخواست کرتی ہیں۔

☆ مکرم داؤد احمد صاحب مقیم کینیڈا اپنی کامل صحت یابی اور مالی مشکلات اور پریشانیوں کے ازالہ کیلئے اور مقدمات میں باعزت بری ہونے کیلئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ (خاکسار محمود احمد عارف قادیان)

☆ خاکسار کافی عرصہ سے چکروں، شوگر، بلڈ پریشر اور انجائنا کے عوارض میں مبتلا ہے اسی طرح خاکسار کی اہلیہ کا بوجہ Paralysis بایاں پاؤں اور ہاتھ متاثر ہوا ہے ہر دو کی کامل شفایابی اور صحت وتندرستی پریشانیوں کے ازالہ کیلئے درخواست دعا ہے۔ (منظور احمد گھنوکے جٹ درویش قادیان)

## بقیہ: اداریہ

لاسلامیہ کراچی کا حوالہ دیتے ہوئے مرتد کے متعلق لکھا ہے۔

"واذ امات اوقتل علی ردته لم يدفن فی مقابر المسلمين ولا اهل ملة وانما يلقى فی حفرة كالكلب.

یعنی جب مرتد مرجائے یا ارتداد کی حالت میں قتل کیا جائے تو اس کو نہ مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے اور نہ کسی اور ملت کے قبرستان میں دفن کیا جائے بلکہ اُسے کتے کی طرح گڑھے میں ڈال دیا جائے"۔ (بحوالہ قادیانی مُردہ۔۔۔یوسف لدھیانوی مطبوعہ دارالعلوم دیوبند صفحہ ۵)

اب ان حوالوں سے صاف ظاہر ہے کہ مفتیان ایک دوسرے کو مرتد و زندیق کہہ ۔ ہیں اور ان کے نزدیک مرتد و زندیق واجب القتل ہوتا ہے۔ اور مفتیان اپنے اپنے پیروکاروں کو فرمار ہے ہیں کہ ان کے ان فتووں کو بگوش ہوش سنا جائے اور عمل کر کے سچے پکے مسلمان بنیں۔

اب کون باغیرت شیعہ یا سُنّی ہوگا جو اپنے مفتیان کے فتووں پر عمل کر کے سچا و پکا مسلمان نہ بنے اور ادھر نواز شریف حکومت ان سچے و پکے مسلمانوں کو دہشت گرد کہہ کر ان کے خلاف اینٹی دہشت گردی عدالتیں قائم کر رہی ہے اور وہ بھی پاکستان جیسے مسلم ملک میں جہاں خود حکومت نے تمام دنیا میں پہل کر کے اپنے ہی ملک میں بسنے والے ایک فرقہ کے مسلمانوں کو کافر قرار دے کر انہیں نماز روزہ اور حج سے منع کر رکھا ہے کلمہ پڑھنے پر پابندی لگا رکھی ہے۔ اُن کی مسجدوں کو شہید کروا رہی ہے اور مجبور کر رہی ہے کہ وہ اپنی مساجد کے کوئی اور نام رکھ لیں۔ کلمہ بدل کر کوئی دوسرا کلمہ رکھ لیں۔ ایسی سچی و پکی مسلمان حکومت مرتدین کو "اسلامی" سزائیں دے کر جنت حاصل کرنے والے مجاہدین کے خلاف اینٹی دہشت گردی قانون بنائے اور خصوصی عدالتیں قائم کرے یہ سب کچھ اچھا نہیں لگتا۔

پس نواز شریف سرکار یا دنیا کی کسی بھی مسلم حکومت کو اینٹی دہشت گردی قانون بنانے یا مذہبی دہشت گردوں کے خلاف خصوصی عدالتیں قائم کرنے سے پہلے اپنے آپ کو مسلمان کہنے والوں کے خلاف مفتیان کے فتووں کو کالعدم اور اسلامی اصولوں کے خلاف قرار دینا ہوگا جو انہوں نے ایک دوسرے کے خلاف کفر و ارتداد کے الزامات کے طور پر لگائے ہیں اسی طرح ایسی کتابوں کی اشاعت پر پابندی لگانی ہوگی اور ایسے مفتیان کا پہلے محاسبہ کرنا ہوگا اور پھر یہ کتب جو ان دینی مدارس میں پڑھائی جارہی ہیں جن سے نوجوان نسل کے ذہن بھٹک رہے ہیں ان کتابوں کی تدریس پر پابندی لگانی ہوگی۔ یہی کتابیں ہیں جو پاکستان کے مذہبی مدرسوں میں پڑھائی جاتی ہیں اور یہی کتابیں ہندوستان و بنگلہ دیش کے مذہبی مدرسوں میں بھی پڑھائی جاتی ہیں۔ بلکہ نہایت فخر کے ساتھ دارالعلوم دیوبند پاکستان کی انہی کتابوں کو شائع کر کے ہندوستانی مسلمانوں میں پھیلا رہا ہے۔ جن کی وجہ سے نہ صرف پاکستان میں بلکہ ہندوستان میں بھی اب مسلمان فرقوں کے درمیان فسادات کا دور شروع ہو چکا ہے۔ بدر میں قبل ازیں ہم لکھنؤ میں بریلوی دیوبندی فساد کا ذکر کر چکے ہیں اب حالیہ رمضان میں بمبئی میں بریلوی دیوبندی فسادات ہوئے جن میں دو بریلوی قتل کر دیئے گئے اور کئی بریلوی اور دیوبندی شدید زخمی ہوئے۔ (انڈین ایکسپریس چنڈی گڑھ ۲۰/۱/۹۸)

دراصل اگر قرآن مجید کی زبانی سنیں تو یہ فرقہ وارانہ انتشار اور پھوٹ ایک سخت قسم کا عذاب ہے جو مسلمانوں پر آچکا ہے اور جسکے متعلق قرآن مجید نے فرمایا تھا کہ فرقہ وارانہ منافرت اور قتل و غارت کے نتیجہ میں مسلمانوں پر عذاب آنے والا ہے۔ فرمایا:

قل هوالقادر علی ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم اومن تحت ارجلكم او يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم بأس بعض انظر كيف نصرف الايت لعلهم يفقهون۔ (الانعام: ۶۶)

مولوی اشرف علی تھانوی صاحب (دیوبندی) اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں۔

"آپ کہئے کہ اس پر بھی وہی قادر ہے کہ تم پر کوئی عذاب تمہارے اوپر سے بھیج دے یا تمہارے پاؤں تلے سے یا کہ تم کو گروہ گروہ کر کے سب کو بھڑا دے اور تمہارے ایک کو دوسرے کی لڑائی چکھا دے آپ دیکھئے تو سہی کہ ہم کس طرح دلائل مختلف پہلوؤں سے بیان کرتے ہیں شاید وہ سمجھ جائیں"۔

پس ثابت ہوا کہ مسلمان فرقوں کا باہمی تصادم اور اس کے نتیجے میں عام مسلمانوں کا دُکھ میں پڑنا ایک خدائی عذاب ہے۔ اور خدائی عذاب کے متعلق الٰہی قانون ہے۔

وماكنا معذبين حتى نبعث رسولا (بنی اسرائیل رکوع ۲)

ترجمہ اشرف علی صاحب تھانوی (دیوبندی)

"اور ہم سزا نہیں دیتے جب تک کسی رسول کو نہیں بھیج لیتے"۔

پس اگر یہ فرقہ وارانہ لڑائی جھگڑوں اور مذہبی منافرتوں کا عذاب قوم مسلم پر آیا ہے تو اُسے غور کرنا چاہئے کہ کہیں خدا کا کوئی فرستادہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق مسیح و مہدی بن کر ظاہر تو نہیں ہو چکا۔ کہیں اس کو قبول نہ کرنے، اس کی شان میں گستاخی کرنے اور اس کو ستانے اور اس کے فرمودات کا انکار کر دینے کے نتیجہ میں تو یہ عذاب نہیں آیا؟ - سوچو اور غور کرو کہ کہیں یہ مباہلے کے بعد کی سزا تو نہیں!!! خدا کرے تمہیں حقیقی رمضان اور اس میں آنے والی لیلۃ القدر نصیب ہو جائے۔ آمین۔

(منیر احمد خادم)

## بقیہ: ہومیوپیتھی

مفید ثابت ہوتی ہے جب نزلاتی مادے کان میں جم جائیں اور مزمن صورت اختیار کرلیں۔ پرانے نزلہ کی رطوبت جو زرد رنگ کی اور گاڑھی ہو اس میں سلیشیا مفید ہے۔ ناک میں مواد جم کر سخت ہو جاتا ہے اور نکالتے ہوئے خون نکلنے لگتا ہے۔ ایسے بچوں کے ناک پر رات کو وٹامن ای کریم لگانی چاہئے اس سے نرمی پیدا ہو جاتی ہے۔ ہاتھوں پر دستانہ پہنا دیا جائے تو بچے ناک میں انگلی نہیں ڈالیں گے۔ اگر دانتوں کے کنارے ٹوٹنے لگیں تو سلیشیا بھی اثر کرتی ہے لیکن کلکیریا فلور سب سے اچھی دوا ہے۔

اکثر ہومیوپیتھک کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ اگر گلے میں خرابی اچانک پیدا ہو تو سلیشیا کام نہیں کرتی بلکہ یہ مستقل اور مزمن گلے کی بیماریوں میں مفید ہے۔ یہ بات درست نہیں ہے گلے کی وجہ سے بخار ہو تو صرف سلیشیا دینے سے ہی آرام آئے گا۔ اس کے ساتھ کالی میور، فیرم فاس، کلکیریا فلور ۶۔ایکس دیں تو بخار اللہ کے فضل سے بہت جلد ٹوٹ جاتا ہے۔ ہومیوپیتھک اور ایلوپیتھک دواؤں سے بخار ٹوٹنے میں ایک نمایاں فرق ہے۔ ایلوپیتھک دوا سے جب بخار ٹوٹتا ہے اول تو پنسلین دو تین دن میں اثر دکھاتی ہے اور بیماری اپنا پورا طبعی دائرہ مکمل کرتی ہے۔ ہومیوپیتھک میں دیکھا گیا ہے کہ بخار کا اپنی طبعی عادت سے کوئی تعلق نہیں رہتا جب دوا اثر دکھاتی ہے تو آدھی رات کو بھی اچانک سخت پسینہ آکر بخار ٹوٹ جائے گا پھر دوبارہ نہیں آئے گا یہ اس بات کی علامت ہے کہ جسم کے اندر جو دفاعی طاقت بیدار ہوئی ہے اس نے بیماری کو شکست دی ہے اور اس بات کا انتظار نہیں کیا کہ بیماری آہستہ آہستہ کم ہو آئندہ ایسے مریضوں کو نسبتاً کم بخار ہوتا ہے اور آہستہ آہستہ یہ رجحان ختم ہو جاتا ہے۔

سلیشیا کے مریض کو سردی لگنے کے باوجود سخت ٹھنڈے پانی کی پیاس ہوتی ہے اور وہ برف کھانا چاہتا ہے یا مشروبات میں برف ڈال کر پیئے گا۔ ہلیشیا کے بارے میں ایک علامت اکثر کتب میں لکھی ہوئی ہے کہ اس کے مریض کو گوشت سے نفرت ہو جاتی ہے یورپ میں جو ٹھنڈا گوشت کھانے کی عادت ہے اس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ مریض پسند کرتا ہے ہوسکتا ہے کہ اس کی وجہ یہ ہو کہ ٹھنڈی چیز کھانے کی تمنا ہو۔ ورنہ میں نے اپنے سلیشیا کے مریض کو گوشت سے نفرت کرتے نہیں دیکھا۔

مزمن اسہال کی بیماری میں بھی سلیشیا بہت مفید دوا ہے۔ تپدق کے اثرات کی وجہ سے بھی اسہال مزمن صورت اختیار کر لیتے ہیں یا پھر اگر خوراک گندی اور مضر صحت ہو جیسا کہ مہاجر کیمپوں وغیرہ میں ہو جاتی ہے تو اسہال کی بیماری مستقل ہو جاتی ہے یا پیچش مزمن شکل اختیار کر لیتی ہے۔ ایسی بیماریوں میں سلفر چوٹی کی دوا ہے۔ کروٹن بھی بہت اچھا اثر دکھاتی ہے۔ سلیشیا بھی مزمن اسہال وغیرہ سے تعلق رکھتی ہے ایک عالمی جنگ میں اسہال کی بیماری بہت پھیلی تھی ایک ہومیوپیتھک ڈاکٹر نے سلیشیا کا استعمال شروع کیا تو ہرا جگہ اس سے فائدہ ہوا لیکن ایک اور موقع پر سلیشیا سے کوئی فائدہ نہیں ہوا اس کی وجہ یہ ہے کہ خاص موسم، خاص وبا وغیرہ میں علامتیں بدل جاتی ہیں اور دوسری دواؤں کی ضرورت پڑتی ہے۔ اگر عام ہیضہ پھیلا ہوا ہو تو اول دوا سلفر ہے جس سے مرض زیادہ پھیلتا نہیں۔

سلیشیا کی بعض علامتیں کالی کارب سے ملتی ہیں۔ دونوں ٹھنڈے مزاج کی دوائیں ہیں ان کی پہچان مشکل ہے جنسی امراض میں سلیشیا کی کالی کارب سے بہت گہری مشابہت ہے۔ اگر سردی کی وجہ سے رات کو بستر میں پیشاب نکل جائے تو سلیشیا مفید ہے۔ اگر خشک سردی سے یہ تکلیف ہو تو کاسٹیکم دوا ہے۔ اگر بچے میں بے چینی کی علامت بھی نمایاں ہو تو آرسنک مفید ہے۔ کالی فاس کو نیٹرم میور سے ملا کر دیا جائے تو بعض اوقات فائدہ پہنچتا ہے۔ بچہ رات کو بستر گیلا نہیں کرتا۔

بعض عورتوں خصوصاً بچیوں کے حیض اچانک رک جاتے ہیں تو سلیشیا اچھی دوا ہے۔ اگر حیض کی تکلیفوں کی وجہ سے مرگی کا دورہ پڑنے لگے تو سلیشیا مفید دوا ہے لیکوریا اور رحم کی دوسری خرابیوں میں بھی یہ دوا مفید ہے۔

دمہ کے لئے بھی سلیشیا مفید ہے۔ دمہ کے دوران بخار ہو جائے تو سلیشیا دینی چاہئے۔ دمہ کے ایک حملہ کے بعد سلیشیا دیں تو زیادہ گہرا اور لمبا اثر دکھاتی ہے اور دمہ کے مستقل حملہ کے رجحان کو ختم کرتی ہے۔

اگر مرگی کا حملہ Solar Plexus یعنی جوف معدہ کے اعصاب سے شروع ہو اس میں غبار سا معدے کے درمیان سے اٹھتا ہے اور معدہ پر اثرانداز ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں سلیشیا بہت اچھی دوا ہے جس مرگی کا دورہ شروع چاند میں ہو اس میں سلیشیا بہت اہم دوا ہے۔ اگر کلکیریا سلف ایک ہزار طاقت میں مستقل دی جائے اور ہائیڈروفوبینم اور ہائیڈرو سائینک ایسڈ ۳۰ میں دیں تو مرگی کا مرض کسی حد تک قابو میں آجاتا ہے۔

سلیشیا میں زبان پر گنٹھیا کی قسم کا درد اور سوجن ہوتی ہے۔ یعنی زبان کا کوئی نہ کوئی حصہ دکھنے لگتا ہے مسوڑھوں پر چھالے بن جاتے ہیں۔ معدہ میں خرابی کی وجہ سے ہچکی شروع ہو جائے تو سلیشیا سے آرام آتا ہے نکس وامیکا اور اگنیشیا بھی ہچکی کے لئے بہت مفید دوائیں ہیں۔

سلیشیا میں متلی اور قے کا رجحان بھی ہوتا ہے۔ جگر کی خرابی کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں گرم کھانا پسند نہیں ہوتا ٹھنڈا کھانا پسند ہوتا ہے۔ سلیشیا کا مریض ٹھنڈے مزاج کا ہوتا ہے لیکن پھر بھی ٹھنڈی چیزیں پسند کرتا ہے۔ یہ مریض کی مستقل علامت نہیں ہے کبھی کبھار جب معدہ میں انفکشن ہو تو پھر یہ علامت پیدا ہوتی ہے۔

انفکشن کے نتیجہ میں بخار ہوں تو سلیشیا کی علامتیں پلسٹیلا سے مشابہ ہو جاتی ہیں۔ لیکن آرام سلیشیا سے آتا ہے۔ پلسٹیلا کا مریض بھی گرم چیزوں سے گھبراتا ہے اور ٹھنڈی چیزوں کو پسند کرتا ہے۔ اگر نرخرے میں سوزش اور کھانسی ہو تو تکلیف ٹھنڈے پانی سے بڑھ جاتی ہے لیکن اس کے باوجود خواہش برقرار رہتی ہے اور مریض پانی میں برف ڈال کر پیتے ہیں فاسفورس میں بھی یہ علامت ہے۔

بعض دفعہ بچوں کو شدید قبض ہو جاتی ہے اور اجابت کے وقت بچہ بہت زور لگاتا ہے ایسے بچوں کے لئے سلیشیا اور وریٹم البم بہت مفید ہیں۔ وریٹم البم کی قبض سلیشیا سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے۔ رات سونے سے پہلے ۳۰ طاقت میں دینی چاہئے اسے بار بار دہرانے کی ضرورت نہیں چند دنوں میں ہی نمایاں فرق پڑ جاتا ہے اور پیٹ نرم ہو جاتا ہے اور قبض ختم ہو جاتی ہے۔

پیشاب کی بھی بہت سی تکلیفوں میں سلیشیا مفید ہے اگر پیپ اور خون آنے لگے نزلاتی حملے ہوں یعنی بار بار پیشاب آئے۔ مختلف مادے پیشاب کے ذریعے خارج ہوں اور تہہ نشین ہو جائیں تو سلیشیا دینے سے فائدہ ہوگا۔

گردہ میں بننے والے پتھر جو کسی اور دوا سے ٹھیک نہیں ہوتے سلیشیا ۶۔ایکس کھلائی جائے تو ٹکڑے ہو کر باہر نکل آتے ہیں بعض ایسی پتھریاں ہیں جو ایکسرے میں بھی نظر نہیں آتیں۔ گردے کے درد کا شدید دورہ پڑتا ہے۔ پتھریلے علاقوں میں جہاں پتھروں کے سنگریزے خوراک میں شامل ہوتے ہوں وہاں ایسی پتھریاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ میں نے افغان مہاجرین میں ایسی تکلیفوں میں سلیشیا دی اللہ کے فضل سے بہت اچھا کام کیا۔

مردوں اور عورتوں کی جنسی کمزوریوں میں بھی سلیشیا مفید ہے رات کو بستر پر پیشاب کر دینے کی بیماری میں بھی اچھا اثر دکھاتی ہے۔ بعض دفعہ عورتوں کے رحم میں پانی کے تھیلے سے بن جاتے ہیں جو رستے رہتے ہیں یا پھٹ جاتے ہیں اور لیسدار مواد بہنے لگتا ہے۔ یہ کافی تکلیف دہ اور بے چین کرنے والی بیماری ہے۔ بیضۃ الرحم میں سوزش کے نتیجہ میں پیپ بھی بنتی ہے۔ رحم میں چھوٹی چھوٹی گٹھلیاں بن جاتی ہیں ان کے لئے بھی سلیشیا مفید ہے۔ رحم کے کینسر میں بھی سلیشیا مفید دوا ہے۔ تپدق کے مریضوں کی کھانسی کے لئے سلیشیا نہیں دینی چاہئے پہلے کوئی نرم دوا استعمال کر کے پھر سلیشیا ۳۰ میں دیں۔ اونچی طاقت میں نہیں دینی چاہئے۔

اگر کسی کو سوزاک کی بیماری ہو اور اسے اینٹی بائیوٹک دواؤں سے دبا دیا جائے تو ایسے مریضوں کو دمہ ہو جاتا ہے اس کا علاج سلیشیا ہے۔ اگر دمہ کسی اور دوا سے ٹھیک نہ ہو تو سلیشیا بھی دینی چاہئے۔

پاؤں میں گٹے پڑ جانا۔ اندر کی طرف اگنے والے ناخن کی وجہ سے سوزش اور درد (In Growing Toe Nail)، رگڑ لگنے سے تکلیف بڑھ جائے، تنگ جوتا پہننے سے گٹے پڑ جائیں تو سلیشیا اور سلفر مفید دوائیں ہیں۔

In Growing Toe Nail میں آسٹریلین نورتھ پول مگنیٹک دوا بہت مفید ہے یہ اس رجحان کو ختم کر دیتی ہے۔ یہ ایسی حیرت انگیز چیز ہے جس کو مشاہدہ کی وجہ سے ماننا پڑتا ہے ورنہ عقل تسلیم نہیں کرتی کہ کیسے یہ دوا بنی ہے۔ ناقابل یقین بات ہے۔

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPER FOR INDIA AT NO - R.N 61/57

FAX - 01872 -20105

01872- 20757

THE WEEKLY BADR QADIAN 143516

DISTT - GURDASPUR, PUNJAB (INDIA).

VOL - 47 THURSDAY, Jan 29th 1998 ISSUE NO. 5

# ہومیوپیتھی طریق علاج کے متعلق آسان اور مفید معلومات

ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر بیان فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت احمدیہ عالمگیر کے ہومیوپیتھی اسباق سے مرتّبہ کتاب "ہومیوپیتھی یعنی علاج بالمثل" سے سلسلہ وار۔

(قسط نمبر 58)

## سلیشیا

SILICEA

(Silica - Pure Flint)

سلیشیا یعنی سلیکا زمین کی سطح پر پایا جانے والا ایک ایسا عنصر ہے جو ریت اور بہت سی قسم کے پتھروں میں پایا جاتا ہے جن لوگوں نے ان پتھروں کے بارے میں تحقیقی کام کیا ہے ان کے تجربات سے سلیشیا کی بہت سی خصوصیات معلوم ہوئی ہیں۔ ہومیوپیتھک کے علاوہ اسے کسی اور طریقہ علاج میں استعمال نہیں کیا گیا۔ ایک طویل عرصہ کی محنت اور پروونگ کے بعد اس کی علامات منظر عام پر آئی ہیں۔ سلیشیا ان دواؤں میں سے ہے جس کی پروونگ بہت آہستہ ہوئی ہے کیونکہ یہ گہرے اثرات کی حامل ہے اور ایسی اندرونی تبدیلیاں پیدا کرتی ہے جو آہستہ آہستہ وقوع پذیر ہوتی ہیں۔ سلیشیا کی پروونگ سے اس بات کا علم ہوا کہ یہ بہت گہرا اور لمبا اثر کرنے والی دوا ہے۔ جسم کے اندر کوئی بھی بیرونی مادہ داخل ہو جائے تو سلیشیا اسے برداشت نہیں کر سکتی اور فوراً باہر نکال دیتی ہے اس لئے مختلف قسم کے جراثیم جو جسم میں انفکشن پیدا کرتے ہیں یہ ان کے خلاف ردعمل دکھاتی ہے مگر قابل غور بات یہ ہے کہ کیا سلیشیا سب بیماریوں کے جرثوموں کے خلاف ہر صورت اور ہر طاقت میں کام کرتی ہے یا نہیں۔ بعض بیماریوں میں جراثیم کے خلاف سلیشیا کا ردعمل کافی نہیں ہوتا بلکہ ٹائیفائیڈ کے مریض پر سلیشیا رتی برابر بھی اثر نہیں کرتی۔ فساد خون کی بیماریوں میں سلفر اور پائیروجینم سلیشیا کی نسبت زیادہ موثر ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ سلیشیا جسم میں دفاع کا احساس بیدار کرتی ہے اور جسم کو پیغام دیتی ہے کہ بیرونی مادے تمہارے اندر داخل ہوگئے ہیں اور فلاں جگہ موجود ہیں اس کے نتیجہ میں جسم ردعمل دکھاتا ہے اور خود علاج کے لئے تیار ہو جاتا ہے لیکن اس میں بذات خود یہ صلاحیت نہیں ہے کہ معین طور پر اس بات کا بھی تعین کرے کہ کس قسم کی بیماری کا حملہ ہوا ہے اور کس نوعیت کے دفاعی ذرات (Antibodies) اس کے کام آسکتے ہیں۔ ایک عمومی بیداری پیدا ہو جاتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ساٹھ، ستر فیصد تک جسم کامیابی سے خود ہی علاج کر لیتا ہے۔ لیکن ایسی گہری بیماریاں جن میں جسم کے پیچیدہ نظام بھی متاثر ہوں وہاں ان کے خلاف خاص قسم کے ردعمل کی ضرورت ہے اس کے لئے لمبی محنت، غور و فکر اور ہر مرض کی نوعیت کو سمجھ کر دوا کی تلاش کرنی پڑتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے جسم میں ایک ایسا نظام جاری کیا ہوا ہے جس کو صرف ایک دوا ہی متاثر نہیں کرتی بلکہ اس کے اثر کے باوجود بعض اور بیماریاں بھی نشو و نما پانے لگتی ہیں جو دواؤں کے خلاف ردعمل دکھاتی ہیں۔

سلیشیا عموماً متعدی بیماریوں، پھوڑے پھنسیوں اور پیپ بننے کے رجحان میں بہترین کام کرتی ہے۔ اگر جسم میں لوہے کا کیل داخل ہو جائے کوئی چیز غلطی سے نگل لی جائے، گلے میں مچھلی کا کانٹا پھنس جائے یا بندوق کے چھرے جسم کے اندر رہ جائیں تو سلیشیا اسی قسم کی چیزوں کو جسم سے باہر نکالنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے اس کے دو طرح کے اثرات ظاہر ہوتے ہیں اگر چھوٹی طاقت میں دی جائے تو آہستہ آہستہ ماؤف جگہ پر خون کے دباؤ کو استعمال کرکے نسبتاً جلدی پیپ بنائے گی ان پھوڑے پھنسیوں کو جو عام طور پر ہفتہ دس دن میں پک کر پھٹنے کے لئے تیار ہوتی ہیں دو تین دنوں میں ہی پکا کر تیار کر دیتی ہے۔ تکلیف بھی نسبتاً کم ہو جاتی ہے اور پیپ بھی بہت کم بنتی ہے زخم کا سوراخ بھی معمولی سا ہوتا ہے جو دیکھنے میں بدنما معلوم نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر سوئی جسم میں داخل ہو جائے اور وہ جہاں بھی اپنا ٹھکانہ بنالے اسے سلیشیا سیدھا باہر نکالتی ہے۔ ایک دفعہ مکرم ڈاکٹر مبشر احمد صاحب نے مجھے بتایا کہ کسی مریض کی انتڑیوں میں سوئی پھنسی ہوئی تھی اور اپریشن خطرناک تھا اسے سلیشیا دی کچھ عرصہ کے بعد بغیر زخم پیدا کئے اور اندرونی اعضاء کو چھیڑے سیدھی اس جگہ پہنچ گئی جہاں سے وہ چبھی تھی۔ میرا بھی بارہا کا تجربہ ہے کہ شیشے کا ٹکڑا جو پاؤں کی ہڈی میں ٹیڑھا ہو کر پھنسا ہوا تھا اور ڈاکٹروں نے اپریشن سے انکار کر دیا تھا سلیشیا نے بہت سلیقہ سے اس ٹکڑے کو نکال باہر کیا اور زخم بھی مندمل ہوگیا۔

افریقہ کے بعض ممالک پاکستان کے سندھ کے علاقہ میں گندے پانی کی وجہ سے ایک کیڑا جسم میں داخل ہوتا ہے جو بہت خطرناک ہے اور اس کا جسم سے نکالنا بہت مشکل امر ہے۔ ڈاکٹر نثار مورانی صاحب نے اس پر سلیشیا کا تجربہ کیا اور مجھے بتایا کہ سلیشیا ۶ ایکس میں دی جائے تو وہ اس کیڑے کو پگھلا دیتی ہے۔ اگر یہ کیڑا جسم سے باہر نکالنے کی کوشش میں ٹوٹ جائے تو ٹکڑے ٹکڑے ہوکر بہت تیزی سے بڑھنے لگتا ہے اور مزید خطرناک ثابت ہوتا ہے۔ افریقہ میں بعض ماہرین اسے کانٹے پر لپیٹتے ہیں۔ یہ سینکڑوں گز لمبا ہوتا ہے اگر درمیان میں ٹوٹ جائے تو ساری محنت اکارت جاتی ہے لیکن سلیشیا اسے پگھلا کر پانی بنا دیتی ہے اسی طرح بعض اوقات مچھلی کا کانٹا ٹیڑھا ہو کر گلے میں پھنس جاتا ہے جو نکلتا ہی نہیں ایک دفعہ مجھے بھی ایسی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا جب باوجود کوشش کے کانٹا نہ نکل سکا تو میں نے سلیشیا ۶ ایکس میں کھائی چند گھنٹوں کے بعد ہلکی سی کھانسی کے ساتھ کانٹا خود بخود باہر آگیا۔ بعض بچوں پر بھی یہ تجربہ کرکے دیکھا ہے الا ماشاء اللہ سلیشیا اچھا اثر دکھاتی ہے۔

سلیشیا کا تپدق کے مریضوں پر بھی گہرا اثر ہوتا ہے اگر ان کے جسم پر پھوڑے نمایاں ہوں تو اونچی طاقت میں سلیشیا دینے سے ان کا مواد خود بخود خشک ہونے لگتا ہے اور وہ اندر ہی اندر سکڑ کر ختم ہو جاتے ہیں، پیپ بن کر بہتی نہیں ہے لیکن اس کے برعکس بعض صورتوں میں پیپ بھی بنتی ہے۔ سلیشیا کے اس دوہرے اثر کو سمجھنا چاہئے۔ عموماً جسمانی نظام دفاع یہ فیصلہ کرتا ہے کہ سلیشیا کی ضرورت ہے یا نہیں۔ اونچی طاقت میں سلیشیا سل کے مادوں کو باہر نکلنے کا حکم دے گی ان مادوں کے گرد پیپ بنانے کے عمل میں جسم کو محنت کرنا پڑے گی اگر جسم میں طاقت نہ ہو تو خطرہ ہوتا ہے کہ ان مادوں کے اردگرد کا حصہ متاثر ہو سوزش پیدا ہو اور شریان پھٹ جائے اور خون بہنے لگے۔ بعض اوقات سلیشیا ان مادوں کو پگھلانے کے بجائے خشک کر دیتی ہے۔ ۶ ایکس اور ۳۰ طاقت میں سلیشیا ان مادوں کو باہر دھکیلنے کا رجحان بھی رکھتی ہے۔ چونکہ یہ نسبتاً نرمی اور آہستگی سے کام کرتی ہے اس لئے کسی شدید ردعمل کا خطرہ پیدا نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر کینٹ کا کہنا ہے کہ سلیشیا تپدق کے مریضوں کے لئے بہت اونچی یا بہت چھوٹی طاقت میں ایک طرح ہی سے خطرناک ہے اس لئے ۳۰ طاقت میں استعمال کرنی چاہئے جو درمیانے درجہ کی پوٹینسی تصور کی جاتی ہے۔

سلیشیا کا بعض دواؤں سے تضاد ہے اس لئے ان کے ساتھ ملا کر نہیں دینی چاہئے مثلاً مرکری کی ہر شکل سلیشیا سے متصادم ہے ان دونوں کو ایک ساتھ استعمال نہیں کرنا چاہئے۔ بلکہ ان دونوں کے درمیان ہیپر سلف دینی چاہئے کیونکہ اس کی بہت سی علامتیں سلیشیا سے ملتی ہیں اور یہ مرکسال سے بھی موافقت رکھتی ہے یہ ان دونوں دواؤں کے درمیان ایک پل بنا دیتی ہے بعض دفعہ سلیشیا کا غیر متوقع اثر ظاہر ہوتا ہے مثلاً اگر کسی کے دانت کی جڑوں میں انفکشن موجود ہو جس کا علم نہ ہو وہ کسی اور بیماری کے لئے سلیشیا استعمال کرے تو اچانک جبڑے سوج جائیں گے اور دانت ہلنے لگیں گے۔ اگر وہ ہیپر سلف کھالے تو فوراً درد کو آرام آ جائے گا اور یہ علم بھی ہوگا کہ فلاں جگہ انفکشن موجود ہے پھر حسب ضرورت مریض کی ہمت کے مطابق دوا دی جاسکتی ہے۔

سلیشیا کی ایک عمومی علامت یہ ہے کہ مریض کو بہت سردی لگتی ہے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں۔ یہ ایسی علامت ہے جو بعض اوقات صحیح دوا تک پہنچنے کی راہ میں حائل ہو جاتی ہے کیونکہ وہ مریض جنہیں چھوت کے بخار ہوں ان کے ہاتھ پاؤں گرم ہوتے ہیں۔ سلیشیا کی عام پہچان یہ ہے کہ بخار چڑھنے سے پہلے سردی کی وجہ سے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں لیکن بخار چڑھنے کے بعد پلسٹیلا کی علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں۔ یہ پلسٹیلا کی کرانک (مزمن) دوا ہے۔ اس لئے پہچانی جاتی ہے۔ کئی دفعہ مریض بخار میں جل رہے ہوتے ہیں اور ہاتھ پاؤں بھی گرم ہوتے ہیں اس لئے وہ اسے سلیشیا نہیں دیتے لیکن پلسٹیلا سے کوئی فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ وہ سلیشیا کا مریض ہے اس کے گلے یا گردے وغیرہ میں انفکشن ہوتا ہے یاد رکھیں کہ سلیشیا میں بخار کے دوران ہاتھ پاؤں جلتے ہیں اور جب بخار نہ ہو تو سردی لگتی ہے خصوصاً چھوت کے بخاروں میں شدید سردی لگتی ہے۔

سلیشیا میں مریض کو یہ احساس رہتا ہے کہ میں جو کام کروں گا اور جو امتحان بھی دوں گا اس میں ناکام ہو جاؤں گا۔ سکول کے بچے خصوصاً ناکامی کے احساس میں مبتلا رہتے ہیں۔ بعض لوگ ڈرائیونگ کے امتحان میں اسی خوف کی وجہ سے بار بار ناکام ہوتے ہیں۔ خوف نااہلی پیدا کر دیتا ہے۔ ایسے مریضوں کو میں عموماً کالی فاس ۶ ایکس میں دیتا ہوں اس سے جرات پیدا ہوتی ہے لیکن اگر ساتھ سلیشیا بھی دے دی جائے تو اچھی چیز ہے۔ مختلف قسم کے زخم اور السر مزمن ہو جائیں اور مندمل نہ ہوں تو مستقل ناسور بن جاتے ہیں۔ اگر سلیشیا کی علامتیں ملتی ہوں تو یہ ان زخموں کو نیم خوابیدہ حالت سے نکال کر مستعد کر دیتی ہے اور انہیں ابھار کر پیپ بناتی ہے۔ جب وہ بہہ جائے تو زخم بالکل خشک ہو کر معمولی سا نشان باقی رہ جاتا ہے۔ اگر یہ زخم مندمل ہونے کے بجائے مزمن ہو جائیں تو بہت تکلیف دیتے ہیں، ردعمل کو کمزور کر دیتے ہیں اور جسم کی دفاعی طاقتیں انہیں ٹھیک کرنے کے قابل نہیں رہتیں۔ اگر دوا کے اثر سے یہ زخم بیدار ہو جائیں اور پھر آہستہ آہستہ ٹھیک ہونے لگیں تو یہ اس بات کی علامت ہے کہ مریض اندرونی طور پر صحتمند ہو رہا ہے اس پہلو سے زخموں کی بہت اہمیت ہے کہ یہ بعض اندرونی تکلیفوں کو ٹھیک کرنے کی ظاہری علامت بن جاتے ہیں اور سلیشیا گہری اندرونی تکلیفوں سے نجات دیتی ہے۔

اگر عورتوں کے جسم میں غدود بڑھ جائیں تو سلیشیا بہت مفید دوا ہے، جلد پر ظاہر ہونے والی عمومی تکلیفیں مثلاً موکے، دانوں، چھالوں اور پھوڑوں وغیرہ میں سلیشیا کا بہت اچھا اثر ہے۔ جن بچیوں کے چہرے پر کیل نکلتے ہیں اور بہت بدنما دکھائی دیتے ہیں انہیں ۳۰ طاقت میں سلیشیا دینے سے حیرت انگیز فائدہ ہوتا ہے۔ لڑکوں کے چہرے پر بھی آغاز جوانی میں دانے نکلتے ہیں سلیشیا ان کے لئے بھی مفید ہے۔

جسم کے جس حصہ سے بھی پیپ والے ریشہ دار مواد خارج ہوں ان میں سلیشیا بہت فائدہ دیتی ہے۔ سلیشیا میں پاؤں میں پسینہ آنے کی علامت سلفر سے ملتی ہے۔ سلفر میں پاؤں گرم رہتے ہیں پسینہ آتا ہے اور جلن بھی ہوتی ہے۔ سلیشیا میں سردی کے احساس کے باوجود پاؤں میں پسینہ آتا ہے۔ اگر سلفر سے فائدہ نہ ہو تو سلیشیا دینی چاہئے۔

سلیشیا میں سر درد گدی سے شروع ہوتا ہے۔ عموماً صبح کے وقت درد کا آغاز ہوتا ہے۔

اس لحاظ سے جلسیمئم سے اس کی پہچان مشکل ہے دونوں ٹھنڈے مزاج کی دوائیں ہیں۔ جلسیمئم میں اگر کھانے پینے اور سونے کے اوقات بدل جائیں یا نکس وامیکا کا ضرورت سے زائد استعمال ہو جائے تو سر میں درد ہونے لگتا ہے گردن کے اعصاب بھی متاثر ہوتے ہیں صرف گدی میں ٹھہر جانے والا درد نہیں ہوتا۔ سلیشیا میں درد گدی سے آگے کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ ماتھے اور آنکھوں پر بھی اثر پڑتا ہے۔ اگر یہ واضح علامت ہو تو سلیشیا سے علاج شروع ہونا چاہئے اس کا سر درد صبح شروع ہو کر رات تک جاری رہتا ہے۔ اس کی ایک علامت کلکیریا کارب سے بھی ملتی ہے یعنی نچلا دھڑ خشک ہوتا ہے اور اوپر کے حصہ میں بہت پسینہ آتا ہے۔ کلکیریا کارب میں خصوصاً سر پر بہت زیادہ پسینہ آتا ہے اور سلیشیا میں عموماً اوپر کا سارا دھڑ متاثر ہوتا ہے۔ رسٹاکس میں اوپر کے دھڑ پر پسینہ ہوتا ہے سر پر نہیں ہوتا۔ سلیشیا میں خاص وقت پر مرض شروع ہوتا ہے اور خاص وقت پر ہی ختم ہوتا ہے اور وقفہ وقفہ سے مرض عود کر آتا ہے۔ اس کا تعلق شروع چاند سے بھی ہے۔ چاند نکلتے ہی سلیشیا کی بیماریاں زور پکڑ لیتی ہیں بعض بچوں کا دمہ بھی شروع چاند میں شدت اختیار کر لیتا ہے اور یہ سلیشیا کی خاص علامت ہے۔ مختلف قسم کے بخاروں، حیض کے ایام کی تکلیفوں اور مرگی کے دوروں کا بھی چاند کی تاریخوں سے تعلق ہے۔ بیماری کے سات دن کا دور بھی سلیشیا میں ملتا ہے۔ اس کے علاوہ سلفر، سینگونیریا، لائیکوپوڈیم، جلسیمئم میں بھی سات دن کا دور ہے آرسنک میں سات، چودہ اور اکیس دن کا دور بھی شامل ہے۔

سلیشیا کا سر درد زیادہ تر دائیں طرف ہوتا ہے۔ اس پہلو سے میگنیشیا فاس سے مشابہت ہے جس کی اعصابی دردیں چہرے کے دائیں طرف ہوتی ہیں۔ سینگونیریا میں بھی دردیں دائیں طرف ہوتی ہیں لیکن اس میں مریض بہت گرم اور پرخون ہوتا ہے اس لئے چہرہ تمتماتا ہے اور اسے سردی سے فائدہ پہنچتا ہے۔ سلیشیا اور میگنیشیا فاس گرمی سے فائدہ اٹھاتی ہیں۔ سلیشیا میں چونکہ سر درد پیچھے کی طرف سے شروع ہوتا ہے اس لئے جب بڑھتا ہے پیچھے کی طرف تناؤ ہو جاتا ہے اور سر گرم ہوتا ہے۔ چہرے پر ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے اس لحاظ سے یہ کاربوویج اور سیپیا سے مشابہ ہے۔ سر کے تکلیف دہ ایگزیما میں سلیشیا بہت مفید دوا ہے اس کے ساتھ سورائینم اور گریفائٹس بھی دیتا ہوں جس سے تکلیف دہ مزمن ایگزیموں میں بہت نمایاں فرق پڑتا ہے۔ یہ دوائیں ایک ہزار طاقت میں باری باری دہرانی چاہئیں۔ بعض پرانے سورائسس کے مریضوں کو بھی سورائینم، سلفر، سلیشیا اور گریفائٹس باری باری دینے سے بہت فرق پڑا اور جلد جو موٹی ہوکر پھول گئی تھی وہ پتلی ہو گئی اور صاف ہونے لگی۔

بعض دفعہ بچوں کے چہرے پر خون کی غدودیں ابھر آتی ہیں کچی جلد اور خون کے چھالے سے بن جاتے ہیں۔ اللہ کے فضل سے سلیشیا سے بہت فائدہ پہنچتا ہے۔ اس کے ساتھ سورائینم اور گریفائٹس بھی باری باری دہرانی چاہئے۔

وہ غدود جو سخت ہو جاتے ہیں ان میں چوٹی کی دوا سلیشیا ہے کلکیریا فلور، برائیٹا کارب، فائیٹولاکا اور کاسٹکیم بھی مفید ہیں۔ ان سب دواؤں کو یاد رکھنا چاہئے اور جو دوا علامتوں کے زیادہ قریب ہو اسے پہلے استعمال کرنا چاہئے ورنہ پھر باری باری استعمال کی جاسکتی ہیں کیونکہ بعض دفعہ علامتیں واضح نہیں ہوتیں۔

سلیشیا زیادہ خطرناک اور گہری گلینڈز کی بیماریوں میں کام آتی ہے۔ برائیٹا کارب میں عام طور پر گلے کی خرابی کے رجحان سے غدود بڑھتے ہیں اور سخت ہو جاتے ہیں۔ کاسٹکیم میں آہستہ آہستہ لمبے عرصہ میں گلینڈز سخت ہوتے ہیں۔ فائیٹولاکا بھی کافی خطرناک بیماریوں میں کام آتی ہے سینے کے کینسر میں اور گلے کی مزمن بیماری جس میں سوجنے کا رجحان ہو فائٹولاکا بہت اچھی دوا ہے۔ اس میں ایک اور خوبی یہ ہے کہ یہ کولیسٹرول کو کم کرتی ہے اگر کولیسٹرونیم کو فائٹولاکا سے ملا کر دیں تو بہت اچھا اثر دکھاتی ہے۔ کلکیریا سلف بھی بڑھے ہوئے غدودوں کی اچھی دوا ہے۔

سلیشیا آنکھوں کی بیماریوں میں بھی مفید ہے کورنیا کے السر جو علاج کے لحاظ سے ایک مشکل مرض ہے سلیشیا بھی مفید ہے۔ کلکیریا فلور بھی آنکھوں کی بیماریوں میں استعمال ہوتی ہے۔ سلیشیا اور کلکیریا فلور کی علامتیں بہت ملتی ہیں اور کئی دفعہ سلیشیا کے بجائے کلکیریا فلور انہی بیماریوں میں کام آتی ہے جن میں سلیشیا مفید ہوتی ہے۔ کلکیریا فلور کا زیادہ تر تعلق ہڈیوں کو سخت کرنے والے مادے سے ہے۔ جلد پر ظاہر ہونے والے ابھار اور گومڑ وغیرہ کو ٹھیک کرتی ہے۔ سلیشیا کلکیریا فلور کے مقابلہ پر زیادہ وسیع اور گہرا اثر رکھنے والی دوا ہے اور بعض گہرے انفکشن وغیرہ میں کام آتی ہے۔

بعض اوقات کانوں میں شور کی آواز آتی ہے ایسی بیماریوں میں سلیشیا اس صورت میں

(باقی صفحہ ۱۱ کالم نمبر ۱ پر ملاحظہ فرمائیں)